



M.A. LIBRARY, A.M.U.



U2598

# لیون و خفا

تصنیف ۲۵

منشی احمد علی صاحب شوق

شاگرد تدبیر الدولہ بدر الملک منشی مظفر علی خان آسیہ لکھنوی

جسکو

خود مصنف نے ۱۸۸۹ء کی محرم ایجوکیشنل کانفرنس میں

بقام علی گڑھ پڑھا تھا

درمطبع مفید عام اگر بہ اہتمام منشی محمد قادیان صوفی طبع شد

۱۸۹۲ء



# لیل و نعل



تصنیف

منشی احمد علی صاحب شوق

شاگرد تدبیر الدولہ بدر الملک منشی مظفر علی خان آسیہ لکھنوی

جسکو

غود مصنف نے ۱۸۸۹ء کی محرم ایجوکیشنل کانفرنس میں

بمقام علی گڑھ پڑھا تھا

درجہ مفید عام اگر باہتمام منشی محمد قادیان صاحب فی طبع شد

۱۸۹۲ء



میں نے اس مسدس کا حق تصنیف  
علیگڑہ محمد ن کلج کو دیدیا ہے کسی اور  
کو اختیار چھاپنے اور بیچنے کا نہیں ہے۔

راقم۔ احمد علی۔ شوق



یہ مسدس جبکا نام لیل و نہار ہو۔ نہایت فخر و اعزاز  
کے ساتھ اسکا ویڈیکیشن قدردان سخن جناب فرید اللہ  
مدبر الملک خلیفہ سید محمد حسن خان بہادر سی۔ ایس۔  
آئی۔ وزیر اعظم پٹیا لہ کے نام نامی کے ساتھ کیا گیا۔

راقم۔ احمد علی۔ شوق

✓  
1925 12 1

John C. Smith

← 1999

1999

RE-ASSIGNED.

CHANGED-2002

# لیل و نعل

تصنیف

منشی احمد علی صاحب شوق

شاگرد تدبیر الدولہ بدر الملک منشی ظفر علی خان آسیہ لکنوی

جسکو

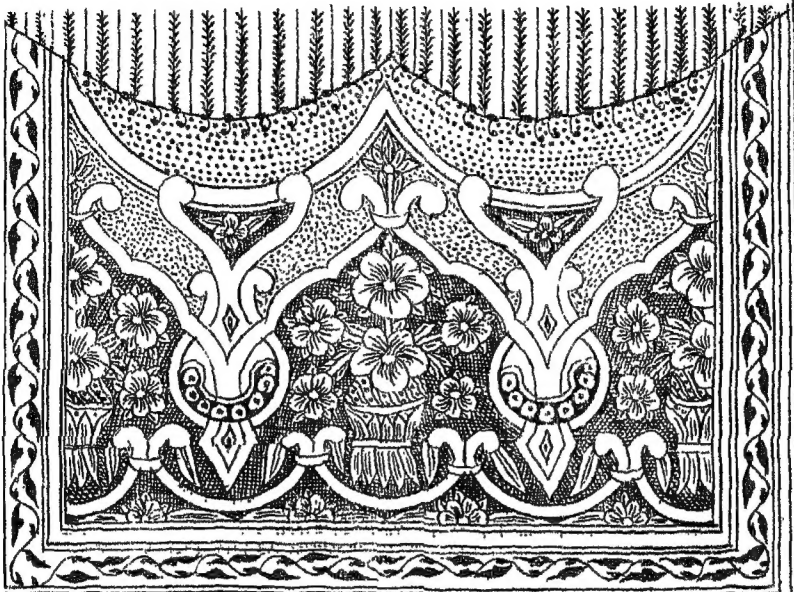
خود مصنف نے ۱۸۸۹ء کی محرم ایچ کیشنل کانفرنس میں

بقام علی گڑھ پڑھا تھا

درجہ بیفہ عام اگر باہتمام منشی محمد قادیان صوفی طبع

۱۸۹۲ء





<p>نغم سے پوچھی کوئی تو مفلس کا ہمان کیوں ہوا دل سے پوچھی کوئی تو آخر پشیمان کیوں ہوا</p>	<p>مجھ سے پوچھ کوئی تو اتنا پریشان کیوں ہوا تن سے پوچھ کوئی تو کبخت عریان کیوں ہوا</p>
<p>در سے پوچھی کوئی تو سر میں کیوں رہنے لگا سر سے پوچھی کوئی تو چکر میں کیوں رہنے لگا</p>	
<p>صدی سہتی سہتی پتھر ہے جسکے گویا نہیں کاہلی کیوں دشمن زہر ہے خبہر گویا نہیں</p>	<p>پرتی ہے وحشت لئے گھر ہے مگر گویا نہیں سے بلانا زل تو کس پر ہے نظم گویا نہیں</p>
<p>رنج کا طوفان جو اکثر ہے تو اکثر ہی سہی عیش کا سامان جو کتر ہے تو کتر ہی سہی</p>	

چاہتا ہی دل کہ غم جانی مگر جاسے تو کیوں	زندگی خواہاں کہ چین آئے مگر آئے تو کیوں
ماہمہ پیلا ہے کہ زپائے مگر پاسے تو کیوں	بخت چاہے تو وہ دن لائی مگر لائی تو کیوں
بے اثر کیونکر ملے کچھ بے طلب کیونکر ملے	
بے ہنر کس تر ملے کچھ بے سبب کس تر ملے	
کوئی کاہل ہو کہ کیوں چپ سن چکا دل تو ہی بول	کوئی کیوں اتنا جہالت پر لڑی دل تو ہی بول
کوئی خود ہی کہائے کیوں جنگی کرے دل تو ہی بول	کوئی کیوں آخر زمانے سے لڑی دل تو ہی بول
بیچودی مین کیوں کٹین دن فکر کیوں کوتاہ ہو	
علم کیوں ہو غیر ممکن عقل کیوں گمراہ ہو	
کیوں نہیں آتی ہے غیرت تو تو ہی آئینکی چیز	دل کو ادا مید بھلا ہی یہ بھلانے کی چیز
جا چکی زنت کہ تھی افلاس مین جانیکی چیز	مین دکھا دیتا جو حسرت ہوتی دکھانیکی چیز
ادھوس تو دل سے نکلی کوئی ایسا دن بھی ہے	
ادھو تنہا تو بولے کہ کب کبھی ممکن بھی ہے	
کیا کہوں ٹھوکر یہ ٹھوکر دسبدم کہتا ہوں مین	کہا کی ٹھوکر جب کب مین گزرتا ہوں غم کہتا ہوں مین
کچھ سو انکے جو کہتا ہوں قسم کہتا ہوں مین	اُسپہ ہی جو ٹپی کاشک رہتا ہی کہم کہتا ہوں مین
کیا بجز حسرت کے کچھ میرے مقدر مین نہیں	
کیا گرم کا کال ہے اسد کے گھر مین نہیں	
مین اکیلا ہی نہیں بیکس ہوں ساری قوم	دکہہ کی ماری قوم ہے آفت کی ماری قوم ہے

منہ سے کہہ دیتی کو یوں کہہ دو کہ ہماری قوم ہے	لیکن انگلی نہیں سبک سب سے ہماری قوم ہے
سیکڑوں محتاج ہیں جنکے کہیں گھر بھی نہیں	گھر اگر ہے ہی تو اس میں خاک تھپہ بھی نہیں
کچھ پریشان حال ادھر ہیں کچھ ذلیل و خوار ادھر	رور سے ہیں دو ادھر چلا رہے ہیں چار ادھر
غم کے پتلے فاقہ کش مجبور ادھر ہر سہارا ادھر	زندگی اس حال میں مشکل ادھر دشوار ادھر
زندگی ہو بھی تو کیا وہ موت سے کچھ کم نہیں	کسہ رہی ہیں آفتیں یا تم نہیں یا غم نہیں
جسنے دنیا کو ہلا ڈالا وہی یہ قوم ہے	سرکشوں سے جو رہی بالا وہی یہ قوم ہے
جسنے جتنا ہر طرف بالا وہی یہ قوم ہے	سنئے سنئے حضرت والا وہی یہ قوم ہے
ہر طرف بیل اسکی پیلی ایشیا کے کہیت سے	چمکی سوچ جنکے جب نکلی عرب کے ریت سی
کفر کی ظلمت فی جب پہنان کیا ٹینا کا نور	جہل فی گمراہی کی عزت میں جب ڈالا فتور
لو کھڑا کئے اور بیکے نشہ و غفلت کے چور	کالی کوسوں ہٹ گئی اللہ کی چو کھٹ سی دُور
آئی تب اسد کی رحمت نبی کے بھیس میں	روشنی فاران کی چوٹی سے پھیلی دیس میں
<p>۱۔ ایشیا جس میں عرب واقع ہے۔ یہ دنیا میں مثل یورپ۔ افریقہ۔ امریکا۔ اور آسٹریلیا کے ایک براعظم ہے۔</p> <p>۲۔ کوہ سینا جس کو حضرت موسیٰ اور توریت پاک سے نسبت ہے۔ ۳۔ کوہ سامعیر جس کو حضرت عیسیٰ اور انجیل پاک سے نسبت ہے۔ ۴۔ نبی جناب رسالت مآب محمد مصطفیٰ ۵۔ کوہ فاران مکہ معظمہ کا پہاڑ۔</p>	

رشتہ اسلام سب رشتوں سی بڑھ کر ہو گیا	غیر ہی تھا جو مسلمان وہ برادر ہو گیا
رحم مکیں پر مسلمانوں کا جو سر ہو گیا	فیض کا چشمہ بنا جو صاحب زر ہو گیا
رحم کے شاہ زمانے میں مہین آنا روضہ شوق	
پلٹتی تھے اسلام کے صدرتے میں کفار و شوق	
گہرین بیٹے کب ہماری قوم کو آرام تھا	کل ملا یا آج ٹیگیں کے کنارے لام تھا
پہلنا شیوہ ہمارا اور بڑھنا کام تھا	بلکہ ہے منزلوں آگے ہمارا نام تھا
ریت ازرقہ کی پانی تھی ہمارے سامنے	
شوکت کسریٰ کہانی تھی ہمارے ساتھ	
ایک ہی دنیا میں تھی یہ قوم اپنے نام کی	ہر طرف پیلائی اسنے روشنی اسلام کی
عالم اسباب دین جو بات کی وہ کام کی	روم میں ڈنکا بجایا ہو کر دی شام کی
چلنے والے سیکڑوں کا فریب تو کی راہ کے	
اسکے دم سے نام لیوا ہو گئے اند کے	
ہم جہان پہنچی وہاں کا پاپ سارا کٹ گیا	منہ چڑھا کوئی اگر شامت کا مارا ہٹ گیا
ظلم کا دریا بڑھا تھا جس کا دھارا گھٹ گیا	کفر کا گیسو زمانے کا سفوار الٹ گیا
روضہ شوق کے بجز دم اور محبوب ریو دیوں اور عیسا یوں کے واسطے خلیفہ دوم نے زمانہ خلافت میں سفر و مشق کی تفت	
بیت المال سے وظیفہ مقرر کئے تھے ملا یا۔ افریقہ کا مشہور دریا سی۔ اسپین کا مشہور دریا سی۔ کسریٰ۔	
نوشیروان کا بادشاہ روم یعنی ٹالی جو یورپ میں ہے سی شام ایشیا کا مشہور ملک۔	

	سرکشی کے ساتھ جو سہ سے پہرا ہم سے گرا کنگرہ ایوان نخت کا گرا دہم سے گرا	
دستر دنیا میں خلاق معافی ہم ہوئے باعث اعزاز و شان حکمرانی ہم ہوئے	خلق میں اسناد طرز خوش بیانی ہم ہوئے عالم ہستی میں آزادی کے بانی ہم ہوئے	
	صاف پہنے کی جہان میں شامہ راہ عدل و داد ہیں دشت و مہر کے گرے گواہ عدل و داد	
ہم جو پہلے مٹی دنیا سے مستی مٹ گئی شکر جو پہلا ہوا تھا اُس کی ہستی مٹ گئی	بت پرستی مٹ گئی انجسم پرستی مٹ گئی کفر جس بستی میں لایا رنگ بستی مٹ گئی	
	خلق میں دگرگشتی گویا کہی تھی ہی نہیں تھی جہان نیکی ہی تھی گویا بدی تھی ہی نہیں	
ہم تھے اہل علم ہم اہل قلم دنیا میں تھی خالدی جرات سی سیف اسد ہم دنیا میں تھے	سب سے بڑھ کر تھی ہمیں سب ہم ہی کم دنیا میں ہاتھ اگر دو تھے تو ہم تیغ و دم دنیا میں تھے	
<p>۱۷ آزادی جب طارق بن زیاد فاتح اسپین نے راڈرک پر فتح حاصل کی تب ٹالیٹولا دار السلطنت اسپین کے لوگوں نے صلح اور امن کی تمنا کی۔ طارق نے پوری مذہبی آزادی اُن کو دی اور انہیں کا قانون ان کے واسطے جاری رکھا۔ دشت میں عبداللہ الولید نے گرجا کا ایک حصہ مسیحی میں شامل کر لیا تو عیسائیوں کی فریاد خلیفہ عمر بن عبدالعزیز نے سجدہ اس قدر حصہ نکال کے پُرکلو گرجا بنالینے کی اجازت دی۔ مصر میں بن یساف نے مصر میں تمام گرجاؤں کے تیرہ گرجا عیسائی بن موسیٰ نے پربت المال سے فوادیا۔ خالد بن ولید جو جناب رسالت آئے سیف اللہ کا لقب دیا</p>		

<p>۱۴۱ ہم فضیل اور ہم تھے ابراہیم کیا ہم میں نہ تھا جو ہر ہم میں نہ تھا وہ سارے عالم میں نہ تھا</p>	
<p>خلق ہم میں تھا وفا ہم میں تھی بہت ہم میں تھی زور ہم میں تھا ہر ہم میں تھی شکوت ہم میں تھی</p>	<p>علم ہم میں تھا حیا ہم میں تھی عزت ہم میں تھی دولہ ہم میں تھا زور ہم میں تھا دولت ہم میں تھی</p>
<p>جان ڈالی علم کے مودہ بدن میں ہم وہ ہیں بستیان آباد کر دیں جا کے بن میں ہم وہ ہیں</p>	
<p>تھی ہمیں مانے ہوئے دنیا میں دنیا بھر فصیح ایک دو کا ذکر کیا ملتے تھی گھر کے گھر فصیح</p>	<p>شہر واسے ہی نہیں بد دیہی تھے اکثر فصیح اس سی دہ بڑے کر فصیح اور اس سے بڑے بڑے فصیح</p>
<p>تھا بجا علم ادب پر گر عرب کو ناز تھا کیا ادب چمکا تھا جیسے خود ادب کو ناز تھا</p>	
<p>حرف ہم سے اکیا یونانیوں کی شان پر</p>	<p>قہر کی بجلی گری جبر جانیوں کی آن پر</p>
<p>۱۴۲ فضیل بن عیاض بنی علم و زہد میں لگانے وقت ۱۴۲ ابراہیم اور ہم شہور درویش - علامہ عصر ابراہیم بن ثابت انوری جو شہر آہم میں پیدا ہوا اور شہر ہم میں مقام سرگوسا آہم شہر انتقال کیا - ابراہیم موصلی ہارون رشید کا مشور غزنی ۱۴۳ بدوی سے مراد وہ چڑا ہاڑ کا ہے جسے خلیفہ ہشام بن ملک سے نہایت شوخی اور بیباکی کے ساتھ گفتگو کی اور جب خلیفہ نے اس کے قتل کا حکم دیا تو اس نے بڑی فصاحت سے چندا شعار پڑھے ہشام ہنر گیا اور خوش ہو کر اس کے خون سے درگزر کیا ۱۴۴ یونان یورپ کا مشہور جزیرہ جہاں بڑے بڑے حکما پیدا ہوئے اور مسلمانوں نے انکی فلسفہ کو رد کیا اسکے علاوہ یونان پہلے ایرانیوں کی پہڑ کی حکومت میں رہا اب آزاد ہے - ۱۴۵ جرجانیوں نے مفتوح اور مغلوب ہونے کے بعد امن لیکے پر مسلمانوں کے ساتھ بغاوت کی تو بڑے بدین مہلبے قسم کمانی کہ انکو خون سے پر چکی چلا کے اسکے پیچھے چلے گئے کی روٹی کما کے تب دم لگا اور پیر فتح کر کے قسم کو پورا کیا -</p>	

شہر کے پرافت پڑی ایسی کہ بہتی جان پر	پھر گیا پانی جہان میں کفر کے طوفان پر
وہ مسیحیہ کی عزت اک فسانہ رہ گئی	رومیوں کی پچھلی نخوت اک فسانہ رہ گئی
حب کہانت کی گھٹا سارے عرب پر چھائی تھی	روشنی پہننے وہاں اسلام کی پہیلی تھی
فتح قبضہ میں ہمارے بنکے شجرہ آئی تھی	فطرت اپنے ساتھ تھمت اور جرات لائی تھی
پہرتے تھے کھاتی ہوئی دنیا میں گھر گھر کی ہوا	گاہ سندان کی بھڑکتی گاہ بربر کی ہوا
عدل سے امن اور راحت کو ترقی پہننے دی	کھود کر نہرین زراعت کو ترقی پہننے دی
ہو گئے صنایع صنعت کو ترقی پہننے دی	بن گئے تاثیر تجارت کو ترقی پہننے دی
سب سے بڑے بڑے گئے تھے کس قدر اسپین کے	یاد کرتے ہیں ہمیں اب تک کہندرا اسپین کے
<p>۱۵ مسیحیہ روم کا مشہور شہر جبکہ مسلمانوں نے فتح کیا تھا ۱۵ سندان کو فضل بن ہارون نے ہارون کے زمانہ میں فتح کیا تھا بعض مورخین نے اسکا سندہ خیال کیا ہے جو ہندوستان میں ہے ۱۵ بربر براعظم افریقہ کا شمالی حصہ ۱۵ فتح کے بعد یسوع کے ساتھ مالک اندلس میں جہان مسلمانوں نے یہودیوں اور عیسائیوں کے ساتھ ہمدردانہ سلوک اور ان مسلمانوں کے برابر عدل امن اور راحت کی شرطیں لکھ دیں ۱۵ تہرین جو مسلمانوں نے کہہ دی تھیں ان کا وجود اب تک گراماؤ مریشیا اور والدیشیا کے میدانوں میں باقی ہے ۱۵ جب مسلمانوں نے عراق شام بحج افریقہ اور یورپ یعنی دنیا کے عظیم حصے پر حکومت جمالی تب صنعت پر توجہ ہو گئی یہاں تک کہ زبیدہ خاتون کے واسطے پیاس نزارا شہر قیہ ان کا تھان بنا ۱۵ گہریاں رنگین شیشے آلات جڑ تھیل آلات کشیدہ عرق جھازی قطب تاغارات میں گل بوٹی دھوپ چاندیوں پر ۱۵ اس زمانہ میں توجہ کی ۱۵ سیلون یعنی انکا وغیرہ میں مسلمان تجارت کے ذریعے سے پہونچے تھے ۱۵ اسپین کو ملی صنعتی اور ۱۵ میلان کی ترقی مسلمانوں نے ایسی وقعت دی تھی کہ اچھل کر کونج اسپانوس کر زمین اور اب انکی حالت یورپین حکومت میں چھپی ہوئی</p>	

عدل کر انصاف ہمساحل گستر تھا کوئی؟	اوفصاحت بول تو ہمساختور تھا کوئی؟
تو بتا اوز کہ ہمساحب زرتسا کوئی؟	اوج تو کدسے جہان میں ہسی بڑکرتا کوئی؟
اعتدال اپنوں میں اوغیر زمین کی دم سی تھا	ہمسی پوچھو ہمسی تھا ہمسی قسم لو ہمسی تھا
حکمت مردہ میں آئی جان کس کی ذات سے	خلق کے وحشی پھوی انسان کس کی ذات سے
بڑہ کے پھیلا ہر طرف ایمان کس کی ذات سے	گھٹ گئی ٹائس کی ساری شان کس کی ذات سے
علم کی دنیا میں کس نے لی ارسطو کی جگہ	کون تھا اٹلی میں جس نے لی ارسطو کی جگہ
نور حق اشتر و شمس میں جس کو گر کیونکر ہوا	بول او شمس کی کہ تو زیر و زبر کیونکر ہوا
قہر نازل سز زمین کف پر کیونکر ہوا	ہاں ہوا ایجا رسا میں کچھ مگر کیونکر ہوا
<p>۱۷ عبد الرحمن بن عبد اللہ نے اپنے قانون حکومت میں قوطب کے یہودیوں اور مسلمانوں کے حقوق برابر کیے</p> <p>۱۸ تیس حکمت جو مردہ ہو گئی اس کو روم سے کتب خانہ لیکے مسلمانوں نے پیر زندہ کیا ۱۹ یورپ جو اس وقت وحشی اور جاہل تھا اس نے مسلمانوں کے علمی مدارس میں تعلیم حاصل کی ۲۰ تاہن جب کو اہل عرب تالیس کہتے ہیں شہر طائفا کا نامی حکیم جس نے وہاں سب سے پہلے فلسفہ یونان کے مسائل بیان کیے تھے۔</p> <p>۲۱ ابن رشد اندلسی جس کی فلسفہ نے اٹلی میں استفادہ ترقی کی تھی مگر اگر کوئی وہاں ارسطو کا نام لیتا تھا تو لوگ کہتے تھے کہ ہم ارسطو کو نہیں جانتے۔ ہمارا استاد ابن رشد ہے ۲۲ اشتر و شمس کا بادشاہ کاؤنٹ مامون شید کے زمانے میں مسلمان ہوا تھا ۲۳ نامی جزیرہ سسلی جو آٹھ یعنی مامون شید کے زمانے میں فتح ہوا تھا۔</p> <p>۲۴ میجا رسا سرحد فرانس کا جزیرہ جس کو مسلمانوں نے عبد الرحمن بن حکم یا حاکم کے عہد میں تہ و بالا کیا تھا۔</p>	



	سر کی جسٹے عجم کی اک بڑھ کر ہے وہ کون لے لئے دنیا سے جسٹے تاج چڑھ کر ہے وہ کون	
جا کے پوچی مسجد عالی سے شان اسلام کی تیغ پر قبضہ کے تھی آن بان اسلام کی		قرطبہ سے کوئی سن لے داستان اسلام کی عالم ایجاد میں جزا تھی جان اسلام کی
	کشتیاں اپنی جلا دین آپ ہی جزا تھی میان تلواروں کے پہنکے توڑ کر غیرت یہ تھی	
ملک میں کہوئے لشقا خانے بھلائی پہنے کی قطب کو نظروں میں رکھ کر رہنمائی پہنے کی		ہر طرح سے خلق کی حاجت روائی پہنے کی نا خدا کی کیا جہازوں پر خدا کی پہنے کی
<p>۱۰۱ عجم خلافت دیکھ کے زمانے میں فتح ہوا تھا ۱۰۱ طارق بن زیاد نے جب ٹولید کو فتح کر کے قبضہ کیا تو نشان گذشتہ کے ۲۵۰ تاج مکمل پاسے ۱۰۳ قرطبہ اسپین کا عظیم الشان شہر حسین مسلمانوں کی ۱۰۰۰ مسجدیں اور ۱۰۰۰ حمام تھے ۱۰۴ مسجد جامع جسکی بنیاد شاہد میں عبدالرحمن نے ڈالی تھی اور ہاشم بن عبدالرحمن کے زمانے میں تعمیر پوری ہوئی اسکی چھت ایک ہزار تیرانوے سنگ مرمر کے ستونوں پر تھی اور دروازے شامین رفر روشن ہوتی تھیں تو دروازے سے تھے اور پڑا ہوا سنگ سنہ ۱۰۵ سنہ ۱۰۶ میں جب طارق بن زیاد نے اسخفا میں پہنچ کے اسپین کے جیل طارق پر فوجی مقام کیا تو جزا کے جوش میں اپنی کشتیاں جکے دریچے سے فوج اسلام اتری تھی خود جلا دین تاکہ مسلمانوں کو گناہ کی راہ نہ ہو اور آخر فتح حاصل کی اسی سے اس پادشاہ کو اہل عرب جیل الفتح بھی کہتی ہیں ۱۰۷ جب ٹولید کو لوگوں نے گرد و نواح کی مدد سے سلاہ میں مسلمانوں کے ساتھ بغاوت کی تو عقبہ بن نافع اور تمام اسلامی فوج نے قسیمیہ ہو کر اپنی تلواروں کے میان توڑ کے بہینک دئے اور ہر جنگ عظیم کے بعد فتح حاصل کی ۱۰۸ اندلس میں عبدالرحمن بن ایڈورڈ بغداد میں شہر باندہ شقا خانے کہوئے جو جان کما پانیا اور تمام مان آسائش بیماروں کیو اسطے میا رہتا تھا ۱۰۹ جہازی قطب نام کے موجب مسلمان ہیں ۔</p>		

	ساتھ ساتھ اپنی ہی فن اور ہنر جاتے تھے ہم علم آگے آگے جاتا تھا جدھر جاتے تھے ہم	
خلق کے آرام کا اسلام ضامن تھا کہی الیزبیت پر نہیں اب زور لیکن تھا کہی	انتظام ملک آسانی سے ممکن تھا کہی ہم ہی اور جبرالٹر دنیا میں وہ دن تھا کہی	
	انڈس کی سرزمین آباد تھی اسلام سے کوئچ اٹھاتا ملک یورپ کا عرب کے نام سے	
زر سے بڑھ کر تھی جہان میں ہر قدر مال علم قوطیہ میں ہم سے پہونچا اوج پر اقبال علم	ساری فکر دن ہی سوا تھی فکر استحصال علم حال مروانی سے دنیا میں گواہ حال علم	
	ملک کو پہننے فلاحیت سے دئی معقول پہل انڈس کی سرزمین لائی عرب کے پہول پہل	
<p>۱۱ ملک الجوزجان دریا سے اتر کے ابو یوسف یعقوب نے الفسہ ہشتم پر فتح حاصل کی تھی ۱۱ جبرالٹر جس کو عربی میں جبل طارق اور جبل الفتح کہتے ہیں جہان ۵۔ رجب ۹۲ھ کو طارق بن زیاد فتح اسپین پہونچے تھے اور یہیں سے گواڈلیٹ (غادلت) کے بادشاہ راڈرک پر فتح حاصل کر کے مسلمان اسپین میں پہیلے تو ۱۱۳ اندلس اہل عرب نے اسپین کا نام رکھا تھا ۱۱۴ مروانی مسلمانوں کے کتب خانے کا نام تھا جس کو حکم بن عبدالرحمن سوم نے قائم کیا تھا۔ اس کی فہرست بڑی تقطیع کے کاغذ کی چوالیس جلدوں میں تھی ۱۱۵ عبدالرحمن بن معاویہ بن ہشام جو ۱۱۶ عیسوی میں داخل قوطیہ ہوئے انہوں نے علم فلاحیت کی قوت سے اندلس میں عرب کے میوے انار اور خرمن وغیرہ لگائے اور وہ پہولے پہلے۔ آج بھی لندن کو سب سے ستر کا لچ کی تعلیم میں عرب کی اس فلاحیت کا تذکرہ موجود ہے۔</p>		

<p>راہ چلتے کہاٹین سیڑوں کی ہو آئین باہرو چین سے کہاٹین سکن اور بین بھائین باہرو</p>	<p>لطف محل چاہین آئین چاہین جائین باہرو منزلوں میں پائین جب مہمان سرانین باہرو</p>
<p>بدلے دشوارے کے آسانی مسافر کے لئے نہر سے پہیلا ہوا پانی مسافر کے لئے</p>	
<p>ہین درختوں کے قلم علم قلاحت پر دلیل ہر طرف ستر کین بنائین اور گائی آئین میل</p>	<p>علم تھا سچے معزز جبل تھا سچے دلیل ہنے دنیا کو دھماکی قوت جڑ ثقیل</p>
<p>چین خلقت کو دیا راحت سے جہنی کے لئے نل لگا کر صاف پانی لائے پینے کے لئے</p>	
<p>اصفہان سے لوگ لیجاتی تھی جوہر علم کے تھے دمشق و قیران و قرطبہ گہر علم کے</p>	<p>بصرہ و بغداد تھے دنیا میں دفتر علم کے در کھلے اسکندریہ سے جان پر علم کے</p>
<p>لے نہروں اور عمان سراون کی تعمیر میں زبیدہ خاتون زوجہ ہارون الرشید عباسی نے سترہ لاکھ اشرفیان صرف کی تھیں، رخت کے قلم کا موجود عبد الرحمن بن معاویہ سہیلہ ابو الحجاج یوسف محمد چارہ نے غرنا میں بڑی ثقیل کو بڑی ترقی دی اور بہت کئے ایمان گئے عبدالرحمن بن معاویہ نے ۵۵۰ سالہ عہد میں عبدالرحمن بن معاویہ نل لگا کے شہر قرطبہ میں پہاڑ کا صاف پانی لایا تھا ۵۶۰ پھر حجاز شہور شہر اور دارالعلم بغداد خلفائے عباسیہ کا دار الخلافہ جس کو منصور دوانقی نے ۵۵۸ھ آباد کیا تھا یہ ایسا مقام تھا جس کی تاریخ خطیب نے بہتر جلدوں میں لکھی تھی ۵۵۰ اصفہان ایران کا مشہور شہر ۵۹۰ اسکندریہ ملک مصر کا مشہور شہر ۵۵۰ دمشق ملک شام کا پڑنا اور مشہور شہر ۵۵۰ قیروں افریقہ کا مشہور شہر۔</p>	

<p>طب سکر نو کی جہان میں جسکا ڈنگانج گیا ہے عرب دنیا کو اس سامان سے جو سچ گیا</p>	
<p>ہم وہ سورج ہیں کہ چمکے اور سحر کے شام علم ہے ہماری ذات سے لوگوں میں قائم نام علم</p>	<p>جہل کی پستی سے سب کو لیگئے تا بام علم ہمنے کا غڈ سے کیا دنیا میں استحکام علم</p>
<p>روم سے جس نے کتب خانہ لیا ہم میں ہی جس نے چمکی نطفہ کور کر دیا ہم ہیں دسہ</p>	
<p>ہم نے ابجد کو بخشا دہر میں عزت کا تاج یہہ ریاضی علم کی دنیا میں اب جسکا ہی راج</p>	<p>ہم سے لیکر دئے گئی لیونارڈ اور رڈزن راج ہم سے پایا انگلستان نے جسے ہی ناز کج</p>
<p>علم اقلیدس کا یورپ میں عرب ہی سے گیا ہاں ادب اسلام کے علم ادب ہی سے گیا</p>	
<p>۱۰۰۰ سالہ مملکت اطالیہ (اٹلی) کا مشہور شہر جہاں مسلمانوں نے طب کا علمی اور عملی دارالعلم قائم کیا تھا اور یورپ والوں نے وہیں سے طب حاصل کی لے گا غڈ کا موجد ہارون رشید کا جویز جعفر برکلی ہے۔ ۱۱۰۰ء روم کا کتب خانہ جس میں پچھلے حکمران کی کتابیں تھیں اور کئی سلطنتوں سے منتقل رکھا گیا تھا ہامون رشید نے اس کو لیکے علوم کو پہر زندہ اور صاف کیا ۱۲۰۰ء حکیم ابن طفیل القیسی جس نے ۱۱۰۰ء میں بمقام کرکش انتقال کیا نظم بطیمیری کو رد کر کے جدید نظم کا موجد ہوا ۱۳۰۰ء الجبراکے موجد مسلمان ہیں ۱۴۰۰ء لیونارڈ اٹلی کا سوداگر جس نے مشاعرے میں عربی کی کتاب پا کے اسی سے یونین میں کتاب لکھی ۱۵۰۰ء ڈاکٹر رڈزن جس نے ۱۶۰۰ء میں محمد بن موسیٰ کی کتاب جبر و مقابلہ کا انگلستان میں ترجمہ کیا۔</p>	

دیکھ کر گھڑیوں کو یورپ کی یہ شہرت کئے	ہم ہوے موجد تو پہر ہم کو یہ حیرت کس لئے
ارض کی گردش کے قائل سے ہی نفرت کس لئے	مسئلہ چمانا ہے ہنہ پہر یہ حجت کس لئے
جسکو کہتے ہو ابو رحیمؑ	ان مسلمان ہی تو تھا
ارض کی گردش کا قائل ہاں مسلمان ہی تو تھا	
کیمیائی قوتوں کی ہم سے قوت بڑھ گئی	دہر میں چمکا نجوم اور شان ہیئت بڑھ گئے
ہند سے اوج پایا اور صنعت بڑھ گئے	ساری دنیا سے عرب والوں کی حکمت بڑھ گئی
نحو سے مضبوط کر دی ہنہ بنیاد علوم	
نحو کیا ہے سیکڑوں ایسے ہنہ ایجاد علوم	
جب عرب مصروف طاقت کے خانی میں ہوا	بڑھ کے قابل سب علمی کارخانے میں ہوا
چین کو تاریخ کا موجد زمانے میں ہوا	نامور لیکن عرب وقعت بڑھانے میں ہوا
<p>۱۵ گھڑی سب سے پہلے خلیفہ ہارون رشید نے شاہ فرانس کو بطور تحفے کے بھیجی تھی جو عجائب خانہ پیرس میں اب بھی موجود ہے اور جامع مسجد دمشق میں بھی مسلمانوں کی بنائی ہوئی گھڑی موجود ہے۔</p> <p>۱۶ حکیم ابوریحان زمین کی گردش کا قائل تھا جس نے شیخ الرئیس بوعلی سینا سے اس مسئلہ میں بحث کی</p> <p>۱۷ مصر - ہندوستان - ایران اور یونان ترقی میں بلند نام ہنہ جن کے بعد عرب کے مسلمانوں نے ترقی کا پھر پراٹھا دیا ۱۸ نحو کے موجد مسلمان ہنہ تفسیر اور کلام وغیرہ بہت سے علوم خاص مسلمانوں کے رعباد کئے ہوئے ہنہ ۱۹ چین طر تاریخ نویسی کا موجد ہے لیکن عرب نے اس کو ترقی دی۔</p>	

علوم و اختراعات انہی کے ہنہ

<p>علم اسماء الرجال اسنے نکالا ڈھیرین ہو گیا تاریخ کا فن سب سے بالا دھیرین</p>	
<p>تھے جہاں استاد ہم وہ کا رخا نایا دے نام غناطہ کا اور اس کا فانا یا دے</p>	<p>وہ عرب کے علم کا یورپ میں جانا یا دے دل کو خوب اسکندریہ کا زمانا یا دے</p>
<p>اصفہان پیشان علم اور قیروان میں شان علم اصفہان تھیا جان علم اور قیروان ایسا عالم</p>	
<p>فلسفہ کا دیس ویران ہو گیا تھیا یا نہیں گم جہاں ہی اوج ایران ہو گیا تھیا یا نہیں</p>	<p>مصر کا دنتیر پریشان ہو گیا تھیا یا نہیں گل چراغ علم یونان ہو گیا تھیا یا نہیں</p>
<p>نام اسکندر ہوا زندہ تو پیر سے ہوا ذکر افلاطون کا پھر اسلام کے دم سے ہوا</p>	
<p>لوگ اسطوکی کتاب کو نہ پاتی اسی حضور ہم نہ مخفی جو ہر دن کو گرتا تھے اے حضور</p>	<p>رفتہ رفتہ انکو کبھی چاٹ جاتے اسی حضور بزم شہرت میں نہ پرتھان آتے اسی حضور</p>
<p>علم اسماء الرجال کے موجد سلمان ہرین علم غناطہ مسلمانوں کے عہد میں بہت آراستہ مقام اور دارالعلم تھا علم اسکندریہ بی دارالعلم تھا علم اصفہان بھی دارالعلم تھا جہاں نظام الملک نے مدرسہ قائم کیا تھا۔ قیروان افریقہ میں دارالعلم تھا علم اسکندر مشہور قناح جو مقدونیہ کا حکیم تھا علم افلاطون یونان کا مشہور حکیم سقراط کا شاگرد جو حضرت عیسیٰ سے ۳۴۸ برس پہلے گذرا ہے علم لقمان یونان کا مشہور حکیم جو حضرت عیسیٰ سے چار سو برس کے قریب پیشتر گذرا ہے۔</p>	

	<p>جسے مردوں کو کیا زندہ وہ ہی شان عرب مانے یورپ اس مسیحا کی یہ احسان عرب</p>	
<p>کوئی ننگا تھا نہ بہو کا چین تھا آرام تھا رحم تھا تو عام تھا اور فیض تھا تو عام تھا</p>	<p>خیر جاری جسکو کہتے ہیں ہمارا کام تھا مختصر یہ ہے کہ دریائی کرم اسلام تھا</p>	
	<p>رحم سے نام ولید اب تک ہی ایک عزت کی چیز فیض محمدی کی شان اب تک ہے اک شہرت کی چیز</p>	
<p>خواب کی ہی بھولی بسری بات کوئی یاد ہے ای خدا فریاد ہے فریاد ہے فسر یاد ہے</p>	<p>اب نہ سنبھلے گی نہ غرناطہ نہ وہ بغداد ہے اے فلک بیدار ہے بیدار ہے بیدار ہے</p>	
	<p>ہم نہ رکشتی ہیں بھوانی اور نہ کالی اے خدا ایک تو ہے ہم مسلمانوں کا والی اے خدا</p>	
<p>ہمسی جو سبکی تھے گل دنیا میں آج استاد ہیں وہ بھی اب برباد ہیں اور ہم بھی اب برباد ہیں</p>	<p>ساری دنیا شاہ دیا اللہ ہم نا شاہ ہیں نہر سچوں اور مراغہ ہمارا اب تک یاد ہیں</p>	
<p>۱۷ ولید بن عبد الملک نے اپنے زمانہ خلافت میں حکم دیا تھا کہ اندھے اور مجبور کے ساتھ خزانہ خلافت سے ایک ایک خادم مقرر ہے ۱۸ حمدی بن ابی جعفر منصور عباسی نے وہ ۶۳ ہزار درہم فیاضی سے خرچ کئے جو خزانہ میں جمع ملے تھے اور تمام آمدنی یونین صرف میں لاتا رہا۔ اسنے ایک اعرابی کو ایک بار ۱۰ لاکھ درہم دئے تھے۔ ۱۹ سب پر لنگال کا دار السلطنت ۲۰ غرناطہ (گرا ناڈا) اندلس کا مشہور شہر ۲۱ جو سیکے تھے ۲۲ یعنی اہل یورپ ۲۳ نہر سچوں پر علائہ غیاث الدین کا شانی پرقاضی زادہ رومی پیر علائہ قوشچی کی رصدہ ۲۴ مراغہ آذربائیجان میں ایک شہر ہے جسکو موہان بن محمد نے آباد کیا تھا مراغہ میں رصدہ لگائی تھی جسین محقق ملوی اور قطب الدین شیرازی صاحب رصدہ تھے۔</p>		

<p>ماوراء النہر ہے لیکن وہ شادابی کمان خطۂ فاراب میں بونصر فارابی کمان</p>	
<p>کیا بتائیں تھی رسائی کس قدر افکار میں کیا جتائیں ڈالے کیا کیا زرد کے کسائیں</p>	<p>کیا دکمائیں جو کیا تھا وادی سنجا میں کیا سنائیں جیت کے قصبے کباب ہین ہین</p>
<p>اب کمان ویکم کمان وہ کوہ بیضا یا نصیب لطف الخضر اے یا قفیر انکا یا نصیب</p>	
<p>وہ سحر فنداب کمان اور اسکا تاج آخر کمان مرو و داغستان و ٹونس کا خراج آخر کمان</p>	<p>وہ بخارا اور خیو کا مزاج آخر کمان سرویا کل تک کمان تھا اور راج آخر کمان</p>
<p>۱۰۰ فاراب ملک ماوراء النہر کا شہر ۱۰۰ طبقہ اسلام کا جلیل القدر حکیم معلم ثانی محمد بن محمد بن عثمان ابو نصر فارابی جس نے ۱۰۰ ہرین بقا مڈ شقی انتقال کیا ۱۰۰ سنجا فرات اور دجلے کے بیچ میں میدان جو جان مامون رشید کے عہد میں مہند سین نے جمع ہو کر ارض کی پیمائش کی تھی ۱۰۰ کسار سے مراد سلسلہ کوہستان اسٹوریا ہے جہین اسپین کی اسلامی فتح سے گہرا کے وہاں کے باشندے جاوے تھے ۱۰۰ بحیرہ کاسپین کے دکن جانب ایک پہاڑی جو پہلے ایران میں تھی اور اب روس کے پاس ہے ۱۰۰ کوہ بیضا اندلس کے ایک پہاڑ کو اہم عرب کہا کرتے تھے ۱۰۰ بحر الخضر اسپین میں ہے ۱۰۰ نکامین تجارت کے ذریعے سے پہنچ کے مسلمانوں نے کاسیابی حاصل کر لی تھی ۱۰۰ سمرقند جو ترکستان میں تہور کا دارالسلطنت تھا اور اب روس کے پاس ہے ۱۰۰ بخارا مسلمانوں کی خود مختار سلطنت تھی اب روس کی ماتحتی میں ہے ۱۰۰ خیو مسلمانوں کی خود مختار سلطنت تھی اب روس کی ماتحتی میں ہے۔ ۱۰۰ مرو وسط ایشیا میں ترکستان کا دار الحکومت جو ترکمانوں کو اب روس کے قبضے میں آ گیا ہے ۱۰۰ داغستان تیغ علیشاہ کی جنگ کے بعد ایران سے نکلے روس کی قبضہ میں گیا ۱۰۰ ٹونس ٹرکی کی ماتحتی سے نکل کے فرانس کی ماتحتی میں گیا ۱۰۰ سرویا شہر کی جنگ کے بعد ٹرکی سے نکل گیا اور اب وہاں خود مختار سلطنت قائم ہے۔</p>	



	<p>کچھ تمہیں حال ایریوان کی خبر ہے یا نہیں</p> <p>کچھ تمہیں تاریخ یونان پر نظر ہے یا نہیں</p>	
<p>کیا وہی ایران کی عزت ہے جو تہی پیشتر</p> <p>کیا وہی اب قاز کی وقعت ہے جو تہی پیشتر</p>		<p>کیا خراسان کی وہی حالت ہے جو تہی پیشتر</p> <p>کیا مراکو کی وہی شوکت ہے جو تہی پیشتر</p>
	<p>اب کہان وہ صاحب علم و حکم باقی رہے</p> <p>صرف کسیانی ہنسی ہنسنے کو ہم باقی رہے</p>	
<p>یاد آتے ہیں جزیروں کے وہ افسانی کہی</p> <p>تاسم قنداندس سے تہی رصد خانے کہی</p>		<p>زور والا ہم کو بھی دیکھا تھا دریائے کہی</p> <p>چلتے تھے دنیا کے میدانوں میں پیمانی کہی</p>
<p>۱۵ ایریوان ایران سے نکل کے روس کی حکومت میں گیا ۱۶ یونان پہلے ایران کی حکومت میں رہا پھر ترکی کی حکومت میں رہا اب آزاد سلطنت ہے ۱۷ خراسان جو امین کے مقتول ہونے سے پہلے مامون رشید کا دارالخلافہ اور نصف خلافت بغداد کا دارالحکومت تھا ۱۸ ایران میں پیشتر پری وسیع سلطنت تھی اور تہذیب کی ترقی میں بہت بلند نام ہے ۱۹ مراکو جہاں کسی زمانے میں اسلامی شہنشاہی تھی اب بہت چھوٹی سی سلطنت ہے۔</p> <p>۲۰ نازمالک ماریکا کا دارالحکومت اور اسلامی سلطنت میں بڑا پر شوکت شہر تھا اب ذلیل حالت میں ہے ۲۱ اشارہ ہے بحری قوت کی جانب ۲۲ جزیروں سے مل کر جزائر سارڈینیا اور جزائر سیسیلی ہیں جن کو دریائے ماسکانو کے ڈیڑھ سو جنگی جہازوں کا بیڑا لگتا تھا ۲۳ میدانوں سے بڑے اور میدان کو فہ کی جانب اشارہ ہے جہاں اہل اسلام مندسین نے جمع ہو کر ایک درجہ دار و عظیم کی پیمائش کر کے محیط کر کے چوبیس ہزار میل قرار دیا تھا ۲۴ مراغہ جو ازربجیان کا شہر ہے اس میں ہلاکوخان کی رصد تھی جس کو اٹلیائی کہتے ہیں۔ مہرمین ابن یونس مصری صاحب رصد تھے۔ سمرقند میں غیاث الدین جمشید کاشانی کی رصد تھی شام میں ابن شاطر کی رصد تھی۔ بغداد میں خالد بن عبد الملک کی رصد تھی۔ جس کو شرف الدولہ نے تکمیل تک پہنچایا تھا۔ قاسیون پہاڑ جو دمشق کے اتر جانب ہے وہاں مامون رشید عباسی کی رصد تھی۔ اصفہان میں احمد بن دادود کی رصد تھی۔ محیط شرقی پراٹھ بیگ کی رصد اور محیط غربی پر رصد تاجو تھی۔</p>		

<p>دینیہ میں خوب ابو مروان کے ڈنکے بچ چکے اب ہمارے پاس کیا ہی ہم تو سب کچھ بچ چکے</p>	
<p>دوسرے عیسیٰ بن کا کروفر اللہ سے ہم وہ ہمارا اختیار الغریب پر اللہ سے ہم</p>	<p>مقتدر کا وہ محل اور وہ شجر اللہ سے ہم علم فضل اللہ ہی ہم اور مال و ذرا اللہ ہی ہم</p>
<p>وہ پلڑے ثواب کمان اور وہ مساجد اب کمان ہند میں وہ اندلس کی دن کسان وہ شب کمان</p>	
<p>یاد آ کر ستم ڈھاتی ہے دن بہرات بھر سیکڑوں چیزوں کو ترسائی ہی دن بہرات بھر</p>	<p>وہ عرب کی شان یاد آتی ہے دن بہرات بھر وہ عجم کی چوٹ ترپاتی ہے دن بہرات بھر</p>
<p>۱۵ دینیہ یورپ کے ایک حصے کا دار الحکومت ہے ۱۶ علامہ عبدالملک ابومروان ابن محمد جو مجاہد صقلیہ حاکم دینیہ کا نامی حکیم تھا ۱۷ خلیفہ القادر باللہ عباسی نے بغداد میں یہ عمارت ایسی شان و شوکت سے بنوائی تھی جس کی انتہا نہیں۔ اس کے حوض میں سونے کا درخت بنایا تھا جس میں مختلف جواہرات کے پھول پھل تھے اور شاخوں پر مختلف رنگوں کے مریض طیور اس ترکیب سے بنائے تھے جو ہوا کے بہرنے سے نغمہ پڑائی کرتے تھے۔ حوض کے اوپر آدھ ہر سوار مکلف لباس کے ساتھ سوار بنائے تھے جن کی حرکت ایک دوسرے کے مقابلے میں محسوس ہوتی تھی ۱۸ بزرگال کو اہل عرب الغریب کہتے تھے ۱۹ علم و فضل کی یہ حالت تھی کہ ابن عقیل کی قاضی العلوم آٹھ سو جلدوں میں مرتب ہوئی تھی ۲۰ مال و زر کا اندازہ اس سے کیا جاوے کہ مقام طاء النمل ملک مصر کی ایک بوڑھی عورت نے مامون رشید کو دوسرے کی وقت دس ہزار اشرفیان ایک سہ کے سکے کی نذر دی تھیں۔ ۲۱ پلڑوں جو زیرہ صقلیہ یعنی سسلی کا ایک شہر حبان ایک ایک تیر کے فاصلے میں مسلمانوں کی دس دس مسجدیں تھیں۔</p>	

	بحر قزویم بحر جیحون کی وہ اسپین اور ہم وہ خلافت کے محل محلون کی نہرین اور ہم	
سید جامع کی کیا ویسی ہی شوکت ہے کہو غادلت اب ہی تو کیا پھر شوق نصرت ہی کہو		سے و مشتق اب بھی مگر کیا اسکی حالت ہی کہو کیا مسلمانون میں طارق کی سی جرأت ہی کہو
	بارسائین کیا ہے اسلامی بسیر آج کل سیر ڈائین اڑ رہا ہے کیا پھر پرا آج کل	
غزنوی اقبال انوی جوش ہمت اب کمان	دور ایوبی کمان ترکی جلالت اب کمان	

۱۔ بحر قزویم جو کہ اور مصر کے درمیان میں ہے ۲۔ بحر جیحون جو خراسان اور مادار النہر کے درمیان میں ہے۔

۳۔ دمشق کی وہ عظمت تھی جہاں تاریخ ابن عساکر نے باؤں جلدوں میں لکھی تھی ۴۔ دمشق کی جامع مسجد خلیفہ ولید بن عبدالملک بنی امیہ نے بنوائی تھی۔ اس میں بارہ ہزار جناح کا کم کرتے تھے اور ۵۰۰۰ سے ۶۰۰۰ ہنگ بٹکے طیارہ ہوئی تھی۔ اسپین مسلمانون کی بنائی ہوئی آفتابی گہری موجود ہے ۵۔ طارق بن زیاد فتح اسپین ۶۔ غادلت زکاڈا لیتا جان ۷۔ ہم میں طارق نے شاہ راکوک کو جنگ عظیم کے بعد شکست دی تھی ۸۔ بارساؤزقہ کے ایک حصے کا دارالحکومت تھا ۹۔ سیر ڈاجسکو ۱۰۔ ہم میں موسیٰ نے فتح کیا تھا اور جیوسف کے زمانے میں مملکت انڈلس کا دوسرا صوبہ قرار پایا تھا ۱۱۔ اشارہ ہے محمود غزنوی کی طرف ۱۲۔ اشارہ ہے سلطنت بنی امیہ کی طرف جن کی سلطنت دمشق میں بھی اور اسپین میں بھی بہت شان و شوکت سے رہی ۱۳۔ اشارہ ہے خاندان ایوبیہ کی طرف جسکے بادشاہ سلطان صلاح الدین نے بیت المقدس کو بڑی بہادری سے فتح کیا تھا ۱۴۔ اشارہ ہے خاندان عثمانیہ کی جانب جسکے بانی عثمان خان ارطغرل نے ۱۵۰۰ء میں سلطنت قائم کی اور اسکے ساتویں فرمان روا سلطان محمد خان ثانی نے بڑی جنگ کے بعد ۲۰۔ جمادی الاول ۸۵۶ھ کو شہر قسطنطنیہ فتح کیا۔

علم اور شریعت میں عجمی کی فضیلت اب کمان	شان اسلام اب کمان شان خلافت اب کمان
تم ہو کیسے ہم ہیں کیسے اور عرب کیسیا ہے اب	پیشتر اسلام سے جیسا تھا سب ویسا ہی اب
یا دوسے بھڑا دوسری قصر خلافت بھی ہے یاد	وہ خراسان اور صفاری حکومت بھی ہی یاد دہر میں سلجوقیوں کی شان و شوکت بھی ہی یاد
مختصر یہ ہے کہ سب سے یاد لیکن کچھ نہیں	ہم سے ممکن کچھ نہیں گو غیر ممکن کچھ نہیں
مدرسے سیرین کے ہوئے ہم اگر ہند میں	بیٹھے ہیں علم و عمل سے جی چاکر ہند میں
<p>۱۰ اشارہ ہے خلفاء عباسیہ کی جانب جو شان سلطنت کے ساتھ علم و فضل میں بھی کیا تھے اب عرب میں سوا بحیرہ قزم کے مشرقی ساحل کے جہاں اطراف و جوانب کے لوگ آتے جاتے رہتے ہیں کین شادستی نہیں رہی اور وہاں کی قومیں پھر کے حالات کے اصلی مرکز پر جا رہیں ۱۱ بغداد کی شان و عظمت ایسی تھی کہ خطیب نے اس کی تاریخ بئثر جلدون میں لکھی تھی ۱۲ بغداد کا قصر خلافت نہایت خوشنما تھا جس پر گنبد کی عمارت قابل دید تھی اس گنبد کا نام قبة الخضر تھا اور دوسو چالیس فیٹ کے قریب بلند تھا ۱۳ صفار کے معنی ٹھٹھرا۔ یعقوب سلطنت صفاریہ کا بانی ٹھٹھرا تھا جس کے خاندان نے خراسان فارس اور کرمان وغیرہ پر تیس سال حکومت کی ۱۴ خوارزم یعنی سلطنت خوارزمشیر خان کے تباہ کرنے سے پیشتر ایک جلیل القدر اسلامی سلطنت تھی۔ اب خان خوارزمشیر کی ماتحتی میں ہرین ۱۵ سلطنت سلجوقیہ کی بنیاد طغرل نے ۱۰۷۷ء میں ڈالی تھی اور تو بنیاد رکھا دار السلطنت تھا جس کے خاندان کا سلسلہ سلطنت سلطان علاء الدین سلجوقی تک ختم ہوا جس کو ۶۹۹ء میں تاتاریوں نے شکست دی تھی۔ اسی علاء الدین کے مرنے پر ۶۹۹ء میں عثمان غازی سلطنت عثمانیہ کا بانی اس کا جانشین ہوا جو سب سالار تھا ۱۶ سیرین افریقہ میں ہے جہاں عقبہ بن نافع فاتح افریقہ نے سب سے پہلے بیت المال سے عام تعلیم کے مدرسے جاری کئے تھے۔</p>	

پہل سوئی کے ہمین دسے کون لا کر بہت دین  
دن بسر کرنے پڑے اب خار کہا کر بہت دین

تو تھا سید ہی راہ پر یا ہم تھے سید ہی راہ پر  
فیصلہ اس کار ہا اوہند اب اللہ پر

رنگ اب دنیا کوئی لائی تو ہم کو کیا خبر  
کچھ بلا اسپین پرائی تو ہم کو کیا خبر  
قرص پر آفت نئی ڈھائی تو ہم کو کیا خبر  
بیت احمر چرچی کاٹی تو ہم کو کیا خبر

۱۵ سوئی سلطنت اندلس کا شہر جہان عبدالرحمن اموی نے عمدہ تختستان طیار کیا تھا ۱۵ مسلمانوں سے پہلے ہندوستان کی سوسائٹی کا کچھ اندازہ شاہ باہر کی کتاب سے مل سکتا ہے۔ باہر کو ایشیا اور یورپ دونوں نے سچا اور بہادر تسلیم کیا ہے۔ اس نے اپنی لائف (سوانح عمری) خود طبرکی میں لکھی تھی۔ جس کا ترجمہ خاندان نے فارسی میں اور سرولیم اسکین نے انگریزی میں کیا۔ وہ ہندوستان کی ناشایستہ حالت جو ۱۳۵۰ھ میں تھی مختصر طور پر یوں لکھتا ہے۔  
”وہ ملک ہند کی لطافت میں کمی واقع ہے۔ نہ یہاں جن سے ذیل بول کا لطف۔ نہ اورک نہ ادب نہ کرم نہ مروت۔ نہ ہر ناقص ہیں۔ کاموں میں نہ موزونی ہے نہ خوبصورتی۔ گھوڑے اچھے نہیں۔ گوشت اچھا نہیں۔ انگور نہ خیر نہ اور میوے اچھے نہیں۔ نہ برف ہے نہ ٹھنڈا پانی نہ بازاروں میں اچھا کھانا ملتا ہے۔ نہ مدرسے ہیں نہ حمام نہ شمس ہے نہ شمع دار۔ صرف ایک کثیف ڈیوٹی ہے۔ دریاؤں چشموں اور نالوں کے سوا باغات اور کائنات میں ایک رواں نہیں عاقرین نہ صاف ہیں نہ ہوا دار نہ خوبصورت نہ سڈول ہیں۔ عوام بالکل ننگے پیرتے ہیں صرف تانے نیچے لٹکوا باندھتے ہیں۔ عورتیں صرف دھوتی باندھتی ہیں آدھی مکر سے لپٹی ہوئی اور آدھی بدن پریرا۔ اس حالت پر غور کر کے مسلمانوں کے زمانے کی حالت پر نگاہ ڈالی جائے جسکی ترقی کے نمونے تلخ گنج وغیرہ انکھوں کے سامنے ہیں۔  
انصاف خود بول اٹھے تو تعجب نہیں کہ مسلمانوں نے ہندوستان کو جو وحشت کے لباس میں تھا انسانیت کا جامہ پہنایا ۱۳۵۰ قرص کا قلعہ جوڑکی کے پاس تھا اور ششہ کی جنگ کے بعد عمد نامہ برلن کی پابندی سے روس کے تحت میں گیا ۱۵ اسپین کو مسلمانوں نے حد سے زیادہ ترقی دی تھی جو اب یورپ میں چوٹی سلطنت ہے ۱۵۵۰ بیت حرا غرناطہ کے ایوان شاہی کا نام جس کو مسلمانوں نے اس عظمت سے بنایا تھا کہ یورپ کے سیاح اب بھی اسکی بہت دلچسپی سے کرتے ہیں۔

کیا ہوا رو مانیا کا حال اور تقدیر یوں کیسی ہے رو سیلیا کی چال اور تقدیر یوں	
وہ عراق اور اسکی شوکت کا اثر آئے نہ یاد سطوت افریقہ کے قصہ مختصر آئے نہ یاد	کاش اوتیان وہ پھلا کر دفن آئے نہ یاد کا تھا جینا کی وہ شان ظلف آئے نہ یاد
مصر کو بھولیں ملال آئی نہ دل کے آس پاس ابن یونس کا خیال آئے نہ دل کے آس پاس	
ہوں جہانگیر لیکن اعزاز جہان کو بھول جائیں او کو بھولیں یا نہیں ہندوستان کو بھول جائیں	کاش ہم علم و ہنر کی داستان کو بھول جائیں علم و فضل اصفہان قیروان کو بھول جائیں
کاش عباسی فضیلت کو بھلا دے حافظہ	
<p>           ۱۔ رو مانیا جو ترکی کے پاس تھا اور اب الگ آزاد سلطنت ہے ۲۔ رو سیلیا جو ترکی کے پاس تھا اب نصف بالکل اور نصف بطور گورنری کے بلگیر یا کے تحت میں ہے ۳۔ عراق جس میں خلفائے عباسیہ کا دار الخلافہ بغداد تھا دہلے کے دونوں طرف یہ ملک واقع ہے ۴۔ کا تھا جینا افریقہ نامی گرامی شہر جو حسن بن نعان کے ہاتھوں فتح ہوا تھا ۵۔ افریقہ جس کو اہل عرب حبش کہتے ہیں ۶۔ مصر جو افریقہ میں ہے ۷۔ علامہ ابن یونس مصری جو مصر میں رصد حاکمی کا صاحب رصد تھا ۸۔ قیروان افریقہ کا مشہور شہر جو مسلمانوں کے عہد میں ایک دارالعلم تھا ۹۔ خلفائے عباسیہ کو بہ اعتبار سلطنت اور علم کے جو فضیلت ہے وہ اسلامی سلاطین کے کسی طبقے کو کم ہے۔         </p>	

کاش ترکی جہاہ وحشمت کو بہلادی حافظہ	
وہ نظامیہ کا حسن انتظام آئے نہ یاد	جو بہت چمکا تھا نوریہ کا نام آئے نہ یاد
صاحبیہ کا وہ جوش فیض عام آئے نہ یاد	حشر تک مستنصریہ کا مقام آئے نہ یاد
سلسلہ تعلیم کا چھوٹا تو چھوٹا یا نصیب آسمان تہذیب کا ٹوٹا تو ٹوٹا یا نصیب	
کیا ہوئی تفسیر زہد اور رازی پر تمام	کیا محمد پر ہوا بس ختم جراحی کا نام
عہد ہارون پر ہوا کیا علم دین کا احتتام	فلسفی بننا تھا کیا صرف ایک مامون کی کام
<p>۱۔ ترکی سے مراد خاندان عثمانیہ ہے جس کے سلسلے کے ساتویں سلطان محمد خان ثانی نے بیشتم جادی الاولیٰ ۸۵۷ھ یعنی ۱۴۵۳ء عین بڑی خونریز جنگ کے بعد قسطنطنیہ کو فتح کیا تھا۔ اسنے اپنے عہد میں بارہ سلاطین کے مالک اور دو سو قلعے فتح کئے تھے ۸۵۷ھ نظامیہ نظام الملک طوکی طرس جو اصفہان - ہرات - نیشاپور - بغداد اور بصرے میں تھے۔</p> <p>۲۔ نوریہ شہر موصل میں نور الدین ارسلان شاہ کا مدرسہ تھا ۸۵۷ھ صاحبیہ قاہرہ میں صفی الدین کا قایم کیا ہوا مدرسہ تھا ۸۵۷ھ مستنصریہ بغداد میں خلیفہ مستنصر باللہ کا مدرسہ تھا ۸۵۷ھ امام زہد کی تفسیر سو جلدوں میں لکھی گئی ۸۵۷ھ امام فخر الدین رازی صاحب تفسیر کبیرہ ۸۵۷ھ حکیم محمد رازی جنو پہلا عل جراحی یہہ کیا کہ خنای کے بیمار کا حلق چیر کے نلی لگا دی تھی ۸۵۹ھ خلیفہ ہارون رشید عباسی ۸۵۷ھ خلیفہ مامون رشید عباسی۔</p>	

ابن رشد اب کون ابن زہریم کون ہے ابو حنیفہ نعمین سعوی قسطنطنیہ کون ہے	
کون ہے پچھلی اسافاضل خوش نصیب آنکر کو کون ہے شیخ رئیس ایسا طیب آنکر کو	کون تم میں عامرہ ساہی ادیب آخر کو کون ہے عبدالملک ابن حبیب آخر کو
کانِ علم بھی آگیا کونی میں گھر گھر کی زمین کیا ہے کشاف رموز اب بھی زخشر کی زمین	
ہو کے مفلس بٹھی ہم دولت کی کہتی گڑ کر جستجوئے علم چوڑی پانوں اپنے توڑ کر	منہ کی کہائیں جس سے کچھ مانگیں کہتی ہوڑ کر گھر کے کونی میں پڑے میدان کو قہ چوڑ کر
<p>۱۰ حکیم ابن رشد جس نے ارسطو کی کتابوں کو چھٹاڑا آج سے دوسو برس پہلے اٹلی کی تعلیم گاہوں میں بجائے ارسطو کے اسی ابن رشد کی فلسفہ پڑائی جاتی تھی ۱۱ ابن زہراندیس میں دو نامی گراچی حکیم گذرے ہیں ایک عبدالملک ابن زہر جس نے ۱۲ میں انتقال کیا دوسرا اسی خاندان کا ابو بکر ابن زہر جو ۱۳ برس کی عمر پاک ۱۴ میں انتقال کر گیا ۱۵ امام عالی مقام ابو حنیفہ کونی جس نے گویا فقہ کی جڑ قائم ہوئی ۱۶ شیخ مصلح الدین سعدی یراکا ۱۷ یحییٰ ابن حاکم اندلی فاضل - قابل - شاعر - پولٹشین - ۱۸ میں پیدا ہوا اور نوے برس کی عمر پاک ۱۹ میں اسے انتقال کیا ۲۰ ابو الفضل عامرہ بن عبدالرحمن اسپین کا بے مثل فاضل اور ادیب جس نے ۲۱ میں انتقال کیا ۲۲ شیخ رئیس ابوعلی سینا ۲۳ عبدالملک بن حبیب اندلی علم و فضل میں وحید عمر جس نے ۲۴ میں انتقال کیا ۲۵ دارالعلوم کوذجکی ستر میں سے امام اعظم ابو حنیفہ پیدا ہوئے ۲۶ زخشر خراسان کے شمال میں ملک خوارزم کا شہر جو علامہ جارا اللہ صاحب تفسیر کشاف کا مولد و سکن تھا ۲۷ میدان سنجا کے بعد میدان کوفہ میں مامون رشید کے حکم سے مہندسین اسلام نے جمع ہو کر کڑھ ارض کی پیمائش کی تھی۔</p>	



	کل تو ہم محنت میں سب سے بڑھتی تھی کابل میں آج کل توصل عقدے محبطلی کے لئے کئے بابل میں آج	
فہم کو کیا نیچر اب دنیا میں لاتا ہی نہیں کیا خدا انسان اب ہم کو بتاتا ہی نہیں		کہو گیا کیا علم ڈھونڈ سکتا کوئی پاتا ہی نہیں کیا ہنر اب سیکھنے والے کو آتا ہی نہیں
	ذہن جس کا نام ہے شاید زمانے میں نہ ہو حافظہ شاید خدا کے کارخانے میں نہ ہو	
آج کر سکتے نہیں کچھ اپنے گھر کا انتظام آج مشکل ہے پیر یا دوپہر کا انتظام		کرتے تھے بڑے بڑے کل ہم سمجھو ہر کا انتظام کل تو تھا آسان ہم کو عمر بھر کا انتظام
	ہاتھ چلتے ہی نہیں اب کام چلتا ہی نہیں پانوں چلتے ہی نہیں اب نام چلتا ہی نہیں	
منزلین طے کرتے کرتے ٹھک کے آخر سو گئی ہنسنے والے ہنس گئے اور روئیو الے رو گئی		کی ترقی اس قدر ہنسنے کہ بیدم ہو گئے ہم پہ کیا بتی جب اسباب ترقی کو گئے
	لٹ گئے ہم ہند میں پھوٹ کر کے بالو کی طرح گھٹ گئے ہم ہند میں اپنے کمالو کی طرح	
آکے دو دن کے لئے پہولے پہلے کا ہیکو ہم دن نہ تھی سوچ نہ تھی چہرہ کر ڈیلے کا ہیکو ہم		آکے ٹٹے ہند میں اچھی پہلے کا ہیکو ہم کیون گرایا تو نے اوقست کملے کا ہیکو ہم
لے محبطلی علم ریاضی میں حکیم بطلمیوس کی کتاب جبکی شرح خواجہ نصیر الدین محقق طوسی نے کی۔		

<p>تھا بگڑنا ہی جو بکر پھر بنے ہم کس لئے آپ ہی کما کی شکست آنا تھے ہم کس لئے</p>	
<p>ایک دن وہ تھا کہ ہم ساری جہان میں <sup>۱۱</sup>ور رہے ایک دن وہ تھا کہ اتر لٹیش میں <sup>۱۲</sup>چڑھ بڑھ کر رہے</p>	<p>ایک دن یہی کہ جس جاباب رہی دھوہ رہے ایک دن یہی کہ سناٹا ہے گویا مڑ رہے</p>
<p>ایک دن وہ تھا کہ ہم گرے کہیں برسی کہیں ایک دن یہی کہ ہم روئے کہیں تسی کہیں</p>	
<p>ظلم جب سیکے تو خلقت ہم سے عاری گئی سخت ڈاوان ڈول جب نیت ہماری ہو گئی</p>	<p>جبر سے راحت بد لکڑ بیکری ہو گئی انتقل اور دن پہ شان تاجداری ہو گئے</p>
<p>تشنگی خلق خدا کے خون پینے سے بہلی سیج تو یہ سے موت ظالم بنے جینی سے بہلی</p>	
<p>شامت آئی ہم ہوئی آخر عدوئی جان عدل اب کمان دہلی کمان دیوان خاص اور شان عدل</p>	<p>جنتی خود را ئی بڑھئی آنا گناہا سامان عدل ہو گئی آنکھوں کے پلون میں سبک میزبان عدل</p>
<p>قہر حق نازل ہوا گم جب دیانت پہنے کی چہن گئی سب سے امانت جب خیانت پہنے کی</p>	
<p>۱۱ درہنا غالب رہنا ۱۲ جزیرہ اتر لٹیش جسکو خلیفہ مامون رشید کے عہد میں ابو حفص اندلسی نے فتح کیا تھا۔ ۱۳ دیوان خاص شاہجہان کا مشہور محل جاکچ کل کے ہوس آف لارڈس کے مثل تھا ۱۴ نیز ان عدل قلعہ دہلی کی ایک عمارت جو شاہجہان کی بنوائی ہوئی ہے اور کچھ کمرے کے ایک دروازے پر سنگ مرمر کی ترازو میزبان عدل کو نام سے بنی</p>	

اب ہمارے واسطے کچھ یونہی شامت باڑہ پر	لیکے دنیا میں جنم ہو جیسے قامت باڑہ پر
ہر طرف سے ہے خرابی کی علامت باڑہ پر	کاش آجائے کہیں بحر زلزلت باڑہ پر
مٹ گئے ہم وہ ہندو علم اور وہ فن گیا	نجم اقبال اس قدر چمکا کہ بجلی بن گیا
باوے پرتی ہیں ہم دن بہر کدیں شب بہر کدیں	ناپتے پرتے ہیں ہم دن بہر زمین شب بہر زمین
چین سی جان آشنا دن بہر ندیں شب بہر ندیں	در دین لبتلادن بہر حزن شب بہر حزن
کچھ بلائیں گہرین کچھ گھر کے ادھر گھر کے ادھر	آفتیں کچھ سر پہ کچھ سر کے ادھر سر کے ادھر
صبر و قسمت کہ تو بنکر بگڑنے ہی کو تھی	کاہلی تو مغسی کی دھول جڑنے ہی کو تھی
جو مصیبت تھی تقدیر میں وہ پڑنے ہی کو تھی	بسکے پہر سلام کی بستی اُجڑنے ہی کو تھی
او خرابی کیا زمانے میں ہیں گھر والے ہمیں	خلق میں او در دہن شاید جگر والے ہمیں
علم کچھ پڑا مال کچھ پڑا ہم اکیلے رہ گئے	سب تو کچھ پڑے مغسی کے ہم پہریلے رہ گئے
زر کے توڑے اب کہاں گئے کو دیلے رہ گئے	تیرے جہان اونچے محل وان چند دیلے رہ گئے
جوش دل ہی میں نہیں ہے ہوش سر ہی میں نہیں	چیں گہری میں نہیں کیا ملک بہر ہی میں نہیں
ہو کے اونچی یون گرسے ہم جیسی آندھی کا غبار	چڑھ کے یون اترے کہ آیا یاد دیا کا اتار

بٹکے پھر گٹنے میں کرنی عمر کی چال اختیار	بنکے پھر مٹنا ہوا مانند نقش پاشعار
خاک پر یوں گر پڑی ہم ج طرح شبنم گرے	یا ٹپک کر جیسے اشک دیدہ پر خم گرے
بے ثباتی بول اٹھے خود نقش آب ایسا نہیں	بنکے مٹی میں ہیں جیسے ہم حباب ایسا نہیں
مٹہ پہ کدسی آئندہ ہاں ہاں شباب ایسا نہیں	جیسے ہم ناپائیداری میں ہیں خواب ایسا نہیں
سر نہ چکر کہا کئے ہم بٹکے ہم بڑھ کر رہیں	جسکو چکر ہے اسی سر کی قسم بڑھ کر رہیں
خلق نے دیکھا آئین جو گھر بنے جو گھر مٹے	یہ ہے دنیا اس میں لوگ اکثر بنے اکثر مٹے
اس طرح اہل جہان کستہ بنے کستہ مٹے	کیا کہیں سے کہ ہم کیونکر بنے کیونکر مٹے
لٹ گئے ہم اور پیر لٹنے کے قابل ہیں ابھی	گھٹ گئے ہم اور پیر گٹنے پہ ماٹل ہیں ابھی
جیسے بجلی دم میں چکی اور دم میں کچہ نہیں	پہلے ہم چکے جہان میں اب تو ہم میں کچہ نہیں
کچہ نہیں تحریر کی قوت قلم میں کچہ نہیں	زور اب سیر و سیاحت کا قدم میں کچہ نہیں
ہم زمانے میں ہوئے بہتر کبھی بدتر کبھی	ناؤ پر گاڑی کبھی ہے ناؤ گاڑی پر کبھی
ایک قوم اور حدسی کچھ بڑھ کر جنوں بڑھ کر بلا	مہربان ہے کج کل اکثر جنوں اکثر بلا
سر کے بالوں کی طرح سر پر جنوں سر پر بلا	رات اور دن کی روش گھر گھر جنوں گھر گھر بلا

	ہم میں غم سے تنگ ہم کو غم سی چٹکارا نہیں غم ہے ہم سے تنگ غم کو ہم سے چٹکارا نہیں	
خوار میں چاروں طرف ہم مبتدل چاروں طرف لا رہا ہی پیچ میں قسمت کا بل چاروں طرف	ہم کو کاٹے ملتے ہیں اور دکھ پہل چاروں طرف بیکسی ہی بیکسی ہے آج کل چاروں طرف	
	اُرد گرد اکثر بلائیں رہتی ہیں گمیرے ہوئے چین مین پیری ہوئے ہی عیش منہ پیرے ہوئے	
ایسے گستاکی کہ جی سے ہاتھ دھوئے بیٹھے ہیں جمل ہی بس اپنے حق میں آپ بوئی بیٹھی ہیں	دیکھ لینا ایک دن آنکھوں کو روئے بیٹھی ہیں لائے تھی کل جو ہم اس کو آج کہوئے بیٹھے ہیں	
	ہے آجاڑ افسوس باغِ علم اسلام آج کل ٹھٹھاتا ہے چراغِ علم اسلام آج کل	
وہ ترقی کیا ہوئی وہ شان و شوکت کیا ہوئی ناز کے قابل تھے ہم جس سے وہ دولت کیا ہوئی	وہ امنگیں وہ ترنگیں وہ طبیعت کیا ہوئی پاک تھی جو بڑبکھڑ مزم سے وہ نیت کیا ہوئی	
	کہنے والے جو کہیں کہنے ہی دوکتے رہیں قوم والے دکھ سہین سہنے ہی دوستے رہیں	
ہاتھ ہیں ہونے کو دو یکا ریسہ یکا ر وہ علم اور اسپر عمل دشوار ریسہ دشوار وہ	پانوں ہیں کہنے کو دو ناچار ریسہ ناچار وہ بیکسی اور مفلسی آزار ریسہ آزار وہ	
	دونوں پہلو درد کی ہیں دردا رہی درداؤ ہر	

گال دوہن جکی رنگت زرد ادھر ہے زرد ادھر	
پہرتے ہیں برباد ہم محتاج ہیں گھر گر پڑے	اوس ہمپر پڑ گئی چٹ گر پڑی در گر پڑے
اوج تھا سبب زتھے لیکن زمین پر گر پڑے	شاخ سے جس طرح پتا خشک ہو کر گر پڑے
ہاتھ ہی ہیں پانوں ہی ہیں ہل نہیں سکتے مگر پہل تو ہیں پیڑوں میں ہکول نہیں سکتے مگر	
اب کسی گنتی میں آئین اقتدار اتنا نہیں	حسرتیں دل کی نکالیں اختیار اتنا نہیں
لوگ سچا ہم کو سمجھیں اعتبار اتنا نہیں	لڑکھڑانے سی سنبھالے کوئی یا ر اتنا نہیں
جو اچالے اوج تک ہم کو وہ طاقت چل بسی جسکے چلتے نام چکے وہ لیاقت چل بسی	
پست رہنا چاہیے یا کچھ اہم نہا چاہیے	کیا ہون کچھ فیصلہ اس کا نہ کرنا چاہیے
یاس کتنی ہے اجل کے گھاٹ اترنا چاہیے	کل کے مرتے آج ہی بے موت مرننا چاہیے
کاہلی سمجھاتی ہے اٹھنے پہ ٹکڑی ہی کیوں مر کے اٹھ لینا کسی دن اتنی گمراہی ہی کیوں	
خاک اوٹنے کوئی اگر دردِ جگر اٹھنے نہ دے	سر جو تکیے سے اٹھائے دردِ سر اٹھنے نہ دے
ناتوانی روک لے درد کمر اٹھنے نہ دے	دل کسے اٹھنے کو دردِ دل مگر اٹھنے نہ دے
عیش کا سرمایہ سیلاب بلا سے بہ گیا درد ہی درد اب مسلمانوں کے پلے رہ گیا	

دل ہے تو ہے رات دن بیمار غم بیمار	بخت کے حصے میں ہے یا بار غم یا بار بخت
جی ہے تو ہے جی کا روگ آنا غم آزار رنج	عمر کی قسمت میں ہے انبار غم انبار رنج
تنگ دستی غم کی جڑ ہے تنگ دستی رنج کی	
ہم سے ہستی غم کی ہے اور ہم سے ہستی رنج کی	
کیا بتے ہیں زار اور ناچار ہونے ہی کو ہم	کیا جہان میں عمر لائے خوار ہونے ہی کو ہم
کیا ہیں دنیا میں فقط بیکار ہونے ہی کو ہم	کیا ہونے پیدا زمین پر بار ہونے ہی کو ہم
کیا ہماری ہی دعاؤں سے اثر کو میر ہے	
کیا ہماری ہی تمنائوں سے زر کو میر ہے	
کیا خدا نے سر کیا پیدا پٹکنے کے لئے	کیا گلے کو بنایا صرف پکنے کے لئے
کیا زبان بخشی فقط بیہودہ بکنے کے لئے	کیا دیا ہے دل کو سینے میں دھڑکنے کے لئے
کیا ہماری ہی ضرورت سے جہان میں غم بنا	
کیا ہماری ہی لئے حسرت بنی ماتم بنا	
کیا ہمیں ہیں بس بشر دنیا میں او شر کچہ تو سوچ	کیا ہمیں ہیں ظلم کو چرخ سنگ کچہ تو سوچ
کیا ہمیں چکر میں رہنے کو ہیں چکر کچہ تو سوچ	کیا ہمیں ہیں یوں مٹانے کو مقدّر کچہ تو سوچ
دل کو درد دل کا دکھ ہی سر کو درد سر کا دکھ	
دل کو دنیا بھر کا دکھ سر کو خدائی مجھ کا دکھ	
عقل میں تاثیر جبل اب ہی کہاں تاثیر علم	رو برو تصویر جبل اب ہے کہاں تصویر علم

فکر کو تدبیر چیل اب سے کمان تدبیر علم	قوم کو توقیر چیل اب سے کمان توقیر علم
خاک ہو آرام سے آزار ادھر آزار ادھر	بیچ مین اسلام سے ادبار ادھر ادبار ادھر
بیکس آخر یہ مسلمان کب ہوئی کیونکر ہوئے	کیا پڑی افتاد حیران کب ہوئی کیونکر ہوئے
آئی کون آفت پریشان کب ہوئی کیونکر ہوئے	کب ہوئی سرگشتہ مان کب ہوئی کیونکر ہوئے
راہ حق سے جب ہٹے تب سر پہ شامت آگئی	کیا قیامت ہی کہ جیتے جی قیامت آگئی
اب تو بند سے ہیں خدا کی گھر سے منہ پھیری ہوئے	مذہب اسلام ہی کے در سے منہ پھیرے ہوئے
وہ کلام خالق اکبر سے منہ پھیرے ہوئے	یہ حدیث پاک پیغمبر سے منہ پھیرے ہوئے
سر جبکہ رستے تھے جو سجد و نہیں اب جبکہ تین	دل رکے رہی تھی جو عیون سے اب کرتی نہیں
اب تو رنگ می پستی کوئی ہے سیکرہ جای	اب تو شغل فاقہ مستی کوئی ہے سیکرہ جای
اب تو طرز تنگدستی کوئی ہے سیکرہ جاے	اب تو فکر راہ پستی کوئی ہے سیکرہ جاے
اب تو ہم ہیں اوج کے انداز کو ہوئے ہوئے	اب تو ہم ہیں مروارید سیراز کو ہوئے ہوئے
اب تو ان آنکھوں میں سیکرہ خوب رونا رونا	اب تو اس تقدیر میں ہی خوش بھونارت دن
اب تو ہم ہیں اور آجڑے گمراہ کونا رونا دن	اب تو تن سے اور گڈڑی کا بچونا رونا دن



	<p>اب تو دکھ ہی اور دکھ ایسا کہ کٹتا ہی نہیں اب تو غم ہے اور غم ایسا کہ ٹپتا ہی نہیں</p>	
<p>جہل تھا وحشت کی قابل جس سے وحشت اب نہیں عیب تھا نفرت کی قابل جس سے نفرت اب نہیں</p>	<p>علم تھا عسرت کی قابل جس کی عزت اب نہیں مکر تھا حیرت کی قابل جس سے حیرت اب نہیں</p>	
	<p>عار کے لایق حسد تھا پہلے اب وہ خوب ہے کینہ ہم کو گو نہیں بد تھا پہلے اب مزہ خوب ہے</p>	
<p>نتی کہی وہ دن کہ تھا مہمان نوازی کا خیال اب اگر کچھ ہی تو مان سے فتنہ سازی کا خیال</p>	<p>تسے کہی وہ دن کہ تھا دین حجازی کا خیال گنجھ کی تاش کی چوسر کی بازی کا خیال</p>	
	<p>فعل جو جائز نہ تھا جائز ہوا ہے آج کل کہیل بائیں ہاتھ کا گویا جو ہے آج کل</p>	
<p>غم نہیں کچھ دل جو ہی غمناک تو یونہی سہی جسم پر پٹی ہوئی پوشاک تو یونہی سہی</p>	<p>بدلے نعمت کی ہی تسنن میں خاک تو یونہی سہی وہ ہی چلنی سی جو ہی صد چاک تو یونہی سہی</p>	
	<p>جہل ادھر آیا ادھر آئی تباہی کیا کریں سر منڈاتے ہی پڑے اگلے الہی کیا کریں</p>	
<p>بہیکہ سے افلاس کی حالت بدل سکتی نہیں بیکسی میں قوم کوئی چال چل سکتی نہیں</p>	<p>ٹوٹکوں سے موت کو ٹالو تو ٹوٹ سکتی نہیں جسم سے جب جان نکلی نبض آچل سکتی نہیں</p>	
	<p>سب نے چوڑا ساٹھ کاش ماو صبر تو ہی مانج</p>	

ہم تجھے پہچان لیں اور تو ہمیں پہچان لے	
ان کو چار دین چپانے کے لئے ملتی نہیں	اُن کو کملی تک چپانے کے لئے ملتی نہیں
پیٹ بھر روٹی ہی کمانے کے لئے ملتی نہیں	فیس لڑکوں کے پڑھانے کے لئے ملتی نہیں
بی بیائی کا یہ جتنا اسے خدا کتنے دنوں فاکہ کش کب تک بلا میں مبتلا کتنے دنوں	
چار پیسے مانگ لائیں گھر کا دھندا تب چلے	اس کے صدقی دن چلی اور اس کے صدقی شعلے
مانگے جانچی کام تک دیس میں یارب چلے	رحم کر تو دور نہ دنیا سے مسلمان اب چلے
ہم نہیں کہتے کہ ہکو ساری دنیا ہی ملے ہم سے جتنا چہن گیا ہے صرف اتنا ہی ملے	
کیا یہ سمجھے تھی کہ ہم یوں ناتوان ہو جائیں گے	سب ہماری کارنامی بی نشان ہو جائیں گے
بے قلم ہو جائیں گے ہم بے زبان ہو جائیں گے	مفت میں علم و عمل سب رائگان ہو جائیں گے
کیا یہ سمجھی تھی جانین چند دن کی ساکھ ہے چار دن کی چاندنی اور پھر اندھیرا پا کھ ہے	
خود مزاج اپنا نہ جانیں اب تو حکمت ہی ہی	کوڑیوں کے سول ہی عزت تجارت ہی ہی
رات دن چکر رہے ہکو سیاحت ہے یہی	آنکھیں مین مینہ کو دیکھیں علم ہیٹ ہے یہی
کوئی گردن ناپ دی علم مساحت ہے تو یہ اپنی حق میں بوئیں ہم کانٹھی فلاح ہے تو یہ	

سرکار انوسے اٹھا تالیں پیہ ہی جبرِ ثقیل انہی صورت کا نظارہ سیر دنیا کی سبیل	جہل ہی مذہب پہ نہنا فلسفہ کی دلیل ان حباب بحرِ احمر مانگ موجِ رود نیل
کان افلاطون کے کاٹین لکھ نہ آئی ناتمک قوشچی پر چوٹ فہم اپنا نہ پھونچے بامتمک	
رات دن خلقت ہی شرمین رات دن خلقت پیش رات دن رحمت ہے ڈر کی رات دن رحمت کا ڈر	رات دن گہر میں ہی جگڑا رات دن جگڑی مینگ رات دن چکر میں ہی شرمین رات دن چکر میں سر
دل ہی دکھ میں دکھ ہی دلیں جان پاکی چین خاک ہم میں غم میں غم ہی ہم میں ہاتھ آئی چین خاک	
چکے نے رستے میں ہمو لڑکھڑانا فخر ہے دین کا دولت کا عزت کا مسٹانا فخر ہے	کر کے وعدہ ایک پل میں بھول جانا فخر ہے گالیان کسانا بھلا ہے مار کھانا فخر ہے
ہتھکنڈی ساری بری چالین بری باتین بر کیا برا جینا ہی جکی دن میری راتین برے	
یہ ادھر پیتی ہیں چاند وہ ادھر پیتی ہیں تگ انہیں ہی میو و حجت انہیں ہے بیکار جنگ	یہ لڑاتی ہیں بٹیر اور وہ لڑاتے ہیں تنگ انکے چلتی گھر میں آفت انکے ماری خلق تنگ
انکی خونا قص تو ان کی مت نہ الی دیکھے ان کو بے پروا تو ان کو لا ابالی دیکھے	
علامہ قوشچی۔	

چلتی ہے لطف و محبت کی ہوا دو چار دن	آشنا رہتے ہیں باہم آشنا دو چار دن
خوش گردو چار دن ہیں تو خفا دو چار دن	با وفادو چار دن ہیں بے وفادو چار دن
کیا دوزنگی کہی ہی گویا طبیعت دھوپ چھانوں	بلکہ رنگت کے تغیر سے ہی صورت دھوپ چھانوں
جل کی جذب بخودی کی انتہا کچھ ہی نہیں	قوم پر آئی بلا فکریہ بلا کچھ ہی نہیں
جھوٹی باتیں خوب سن لو مدعا کچھ ہی نہیں	ڈھول کے اندر ہی پول اسکے سوا کچھ ہی نہیں
ولو لے عیبو نکے بس جی مین رہیں جو ہو سو ہو	اپنی پانچوں انگلیاں گئی مین رہیں جو ہو سو ہو
دو مین رنجش ہو تو ہم اون کو لڑاویں اور بھی	آگ بھڑکی ہو تو فتنے کی ہوا دین اور بھی
گر رہا ہو گھر جو مفلس کا تو ڈھا دین اور بھی	جو گرے کچھ ٹھوکرین اسکے لگا دین اور بھی
کوئی مارے دکھ کی روئے اُنہ بلا سے ہلو کیا	کوئی جی فاقون سے کہوئی اُنہ بلا سے ہلو کیا
یہ اُسی دی گالیان اور وہ اُسی دی گالیان	یہ اڑائی تھمتھ اور وہ بجائے تالیان
کچھ چوپلے ہو تو ہون ہم بزم گانے والیان	اسکو دین سونے کے کنگن اسکو پتے بالیان
قوم کا جب نام آئے کچھ نہ دین مفلس بنیں	خیر سے بہتر بنیں گونگے بنیں جس بنیں
ہم ہیں غافل گردش ایام کی پروا نہیں	صبح کی پروا نہیں کچھ شام کی پروا نہیں

کام کی پروا نہیں ہے نام کی پروا نہیں	قوم کی پروا نہیں اسلام کی پروا نہیں
سلسلہ توقیر کا ٹوٹا تو ٹوٹا ہی رہے	حوصلہ تدبیر کا چوٹا تو چوٹا ہی رہے
کب سنے کہی تو مجبور و نکلے حالات اپنے	کس غرض والے سی کی ہنسک ملاقات اپنے
بسیک ہی دیدی تو گویا کی بڑی بات اپنے	گور پر حاتم کی بڑہ کر مادیات آپ نے
شکل سایل دیکھ کر بھنوں پر شکن پڑنے لگی	آگیا غصہ نظر بدلی زبان لڑنے لگی
لوگ آخر خواہ کیونکر ہوتے ہیں یوں جیسی ہم	بیکس اونچا چار کیونکر روتی ہیں یوں جیسے ہم
وقت دنیا دار کیونکر ہوتے ہیں یوں جیسے ہم	رات دن بیکار کیونکر سوتے ہیں یوں جیسے ہم
کس طرح چمایا ہے ہم پر غم ہم سے پوچھئے	مرتے ہیں بے موت کیونکر ہم ہم سے پوچھئے
مال و دولت کے لئے اکثر کوتاہی لیا	اہل زر پر جال ڈالا زر کوتاہی لیا
دم پہ گر عورت چڑھی زیور کوتاہی لیا	ہے اگر بیکس بڑوسی گھس کوتاہی لیا
اسکو مٹا اسکو لوٹا دیکے جہل چلتے ہوئے	گہات پر تنکا نہ چوڑا لیکے کل چلتے ہوئے
کچھ لے ہی گا چلو محتاج بناتے ہی سی	ایک روٹی ہی سی توڑی سی دانی ہی سی
خیر جی جھوٹی گواہی کے بسانے ہی سی	کیا حلف کچھ بوجہ ہی دو چار آنے ہی سی

	لو مسافر بنیکے کچھ قصہ وطن کے نام سے گھر میں مردہ کہہ کے کچھ اینٹھو کفن کے نام سے	
کم نہیں تپہ سے یوں کانوں کو نام افلاس کا خبر کی کثرت سے سنگتی ہے سلام افلاس کا	لوگ خود کرتے ہیں لیکن اہتمام افلاس کا بیاہ شادی خیر سے پورا پیام افلاس کا	
	گسل گئے توڑوں کے منہ کچھ غم نہیں ہی زرتی آبرو چاہے ٹی دنیہ میں چاہی گھر میں	
دس کی آدیس کا ہے خرچ ہر کیونکر بنے کیما کی چاٹ میں گو بیوقوف اکثر بنے	کیما سیکہ میں تو گھر میں بیٹھے بیٹھے زربے حسن نہیں اسپر ہی کچھ کنکر بے پتھر بنے	
	جال دم دہاگے کا ڈالا اسے زیور لے اڑا اسے اگر چال کی چک ادیا زر لے اڑا	
کیما یورپ میں کیا ہے عجیب واقف نہیں نام کس شے کا ہے صنعت قوم ہر واقف نہیں	کس طرح بنی ہیں سب چیزیں نظر واقف نہیں ہے ضرورت واقفیت کی مگر واقف نہیں	
	استقرار ہے کیوں قیمت ہے اسکی کیا خبر کستھرا سٹیم میں طاقت ہے اس کی کیا خبر	
سیر سے مطلب تجارت سی غرض کیا ہی بیان ہو جو استغنا تو گھر میں لطف دنیا ہی بیان	بیٹھے بیٹھے بہ جینوں کا تماشا ہے بیان من جو چکا ہو کٹھوتی بنیں گنگا ہے بیان	
	خود مٹے بدنام کیوں ناحق زمانا ہو گیا	

	اورنگتے کو ٹیلے کا اک ہسانا ہو گیا	
رات دن غم رات دن آزار اب کیسی بنے	آنکھ پر خم اور دل بیمار اب کیسی بنے	ریخ ہر دم ہر گھڑی ادب اب کیسی بنے
	وضع ہے تو لا آبا لی عقل ہے تو سر سے دور جیب ہے تو زر سے خالی ہاتھ ہے تو زری دور	
گھر سے باہر دون کی لین گھر میں کہاں ہیں گھر	کوئی سمجھائی تو بھون غصی کی ماری آگ ہم	فاقہ مستی میں ہی کیا کیا لار ہے ہیں راگ ہم
	کاہلی آخردہ کوئی راگ لائے تو سہی نایچ تنگنی کا نہ مجبور سی بچائے تو سہی	
قوم والے لیٹی ہیں غافل اہرتی ہی نہیں	ایسے بگڑے ہیں کہ بد قسمت منورتی ہی نہیں	فائدہ جس گماٹ ہو اس گماٹ اترتی ہی نہیں
	جس طرف کی تان سنئے اک زلا راگ ہے شوق اپنی اپنی ڈھلی اپنا اپنا راگ ہے	
	کاہلی کا داغ مٹ جائے جو محنت ہی کرے نوکری جس کو نہ ہاتھ آئے تجارت ہی کرے	روئین کیون ہم قوم اگر دنیا میں بہت ہی کریں کیون ہی فاقون جو حاصل کوئی دولت ہی کریں
	عقل کے چمپی پڑے ہیں تم تو بچے ہمارے یان عقیدہ ہی خدا دیتا ہے چہر بھارے	

گمیرے ہی جوشِ تعصب کون سجمائی کسے قوم تو غافل ہے دنیا کوئی دکھلائے کسے	باولے لاکھون ہین کوئی راہ پر لائے کسے بے پڑے علم اور بے سیکھے ہن آئے کسے
جمل پہلا ہے یہ آفت ڈراہی جائیگا حضور دودھ ہونٹوں پر چٹھی کا آہی جائیگا حضور	
چل نہیں سکتی ہین پیشہ پیشہ ورنادان ہین لندن اور پیرس کی ان کو کیا خبر نادان ہین	بنتے ہین تاجر تجارت سے مگر نادان ہین گھر کے گھر چال پڑی ہین گھر کی گھر نادان ہین
دن کو ہو لین شب کی چال و رشک کو ہو لین نکال شاہک ہو پر ایسی نادانوں کو یاد رنجن کی چال	
جس سے آئی ہے مذہب پر تباہی آج کل چشم بد و رواج پر ہے بد نگاہی آج کل	ہے گناہوں میں شمار بیگناہی آج کل گیر وی کپڑوں پہ ہے اعزاز شاہی آج کل
قبر کا سجدہ عبادت ہی زمانے کے لئے بت پرستی دین سے دنیا کمانے کے لئے	
ہو کے حاجی زمری دینے کو لاتا ہے کوئی کسکے فاضل اپنا اعلیٰ حق جتنا ہے کوئی	لیکے اک کنٹھا مجاور بن کے آتا ہے کوئی پیر زادہ بنکے روٹی مانگ کتا ہے کوئی
کچھ لکیرین کینچ لین کاغذ پر عامل بن گئے سہل لٹکا ہے کہ ہو حق کر کے کامل بن گئے	
علم تھا کیا پیشتر جمل مرکب ہی کا نام	دین تھا دنیا میں کیا دنیا کے مطلب ہی کا نام



کیا تصوف تھا خلاف شرع مذہب ہی کا نام	اندنوں کی طرح کیا صوفی تھا التلب ہی کا نام
کیا جنید اور شیخ اکبر صوفی کامل نہ تھے	کیا غزالی اور بسطامی کچھ اہل دل نہ تھے
حکمران کا ہے ہم کو خوار رہنا چاہیے	بس تعصب کے لئے طیار رہنا چاہیے
علم دنیا سے بہت بیزار رہنا چاہیے	کچھ نہ کرنا چاہیے بیکار رہنا چاہیے
ملنگے جانے کچھ نہ کچھ تکلیف گھٹ ہی جائیگی	دن گز رہی جائینگے اور عمر کڑی ہی جائیگی
دین کی عزت کا گونا ہی تو ہے اسلام کیوں؟	آبرو سے ہاتھ دھونا ہی تو ہے اسلام کیوں؟
رات دن فافونسے رہنا ہی تو ہے اسلام کیوں؟	بکیں اور محتاج ہونا ہی تو ہے اسلام کیوں؟
تیرہ بنتی کیا گھٹنا اللہ کی رحمت کی ہے؟	مفسی دنیا کی کیا کنجی درجنت کی ہے؟
کفر کے فتویٰ کا ڈر ہی کہو گے جنت کوئی کیوں	شرط ایمان مفلسی ہے چاہے دولت کوئی کیوں
علم دنیا پڑھ کے لے دنیا کی عزت کوئی کیوں	جائے کیوں و اشگلن کو سیکھے صنعت کوئی کیوں
علم یورپ کفر ہے اور منطق یونان درست	ہنسکے چکی سے کہہ دیتے ہیں ہم ہی ان درست
شان شہزادوں کی دیکھو تو نرا ہی ہے	عقل الٹی ہی تو حالت لا ابالی ہے
وقت سی شے کو طبیعت کہو نیوالی ہی ہے	علم یا اخلاق یا فن سب سے غالی ہی ہے

<p>جمل سے انکے گھر زمین چھاؤنی ٹٹالے ہوئے ہیں یہ غافل کاہلی کی گود کے پالے ہوئے</p>	
<p>سر ہوا اور ٹوپی ہوا کی سرکا حاصل ہی تو یہ در سے آئے جای زندگی در کا حاصل ہی تو یہ</p>	<p>در سے پیدا ہو خرابی زر کا حاصل ہے تو یہ گھر میں ہونا چ اور گانا گھر کا حاصل ہی تو یہ</p>
<p>لب ہون اور دن بہتری ہو حاصل اسے یہی شب کو بزم میکشی ہو حاصل شب ہے یہی</p>	
<p>رات دن اربابانِ راحت رات دن اربابانِ عیش تن اور خواہانِ راحت دل اور خواہانِ عیش</p>	<p>اسطرف سامانِ راحت اسطرف سامانِ عیش راحت انکی جانِ راحت عیش انکا جانِ عیش</p>
<p>لو حسینوں کے تلوئی تل اگر گالوں میں ہیں انکا دل گھونگھریں ہی گھونگھریں اگر بالوں میں ہیں</p>	
<p>تھا چلن ٹکسال باہر جس سے دولت اڑ گئی کل چڑھی کچے گھرے کی آج سخت اڑ گئی</p>	<p>پر لگے غیرت کے آخر گھر سے غیرت اڑ گئی قرض کی ڈگری کے ڈر سے منہ کی رنگت اڑ گئی</p>
<p>بگبیون پر جو نظر آتے تھے کل اکڑے ہوئے آج چپ چپ بیٹھے ہیں کوئی مین سر بلڑے ہوئے</p>	
<p>رستہ ہیں نوابانِ دن اور رات ہستے کیلئے کون کچھ سوچے کٹے اوقات ہستے کیلئے</p>	<p>چال ہستے کیلئے ہی بات ہستے کیلئے گذرے جاڑا گرہی اور برسات ہستے کیلئے</p>
<p>علم کی چانوں آنہیں سکتی گھونٹنے آس پاس</p>	

عقل رستاپا نہیں سکتی سروں کی آس پاس	
یاد جو تدبیر ہے وہ زر کے کہو نے ہی کی ہے	نکر جتنی ہے وہ عزت کے ڈوبے ہی کی ہے
راہ جو چلتے ہیں وہ بدنام ہونے ہی کی ہے	یون نہیں بے شرم بکریات رونے ہی کی ہے
پہاگ کسلیں اور دندان بونٹوں کے گالڑیں قوم ادھر روئے ادھر ان کے گھر وین گالڑیں	
باپ کے مرنے پہ دولت ہاتھ آئی گئی پڑے	خوب عیاشی پہ ٹوٹے سیکشی پر تل پڑے
بیچ وہ سیکھے کہ جنکے بیچ میں کا کل پڑے	بیچ پر رہنے لگے معشوق مثل گل پڑے
بہاتی ہے دن رات اب قانون کو سرگم کی صدا رہتی ہے گونجی ہوئی کر دین چیم چیم کی صدا	
اچھے اچھے مال ہیں پیش نظر آئے ہوئے	گورے گورے گال ہیں جاہت کوچ کانی ہوئے
چوٹے چوٹے خال ہیں انکو نہیں چاہائی ہوئے	لبے لبے بال ہیں گردن میں بل کھائے ہوئے
ترچہ ترچہ چیتوئیں ہیں تیر دل کے واسطے پتلی پتلی انگلیاں شمشیر دل کے واسطے	
ہیں الگ شائستگی سے کچھ زمینداروں کے ڈونگ	پٹگئی ہے انکی گھٹی میں جہالت کی ترنگ
کل اگر اس سے بکھڑا تھا تو آج اس سے ہی جنگ	راہ والے اسے عاجز قانون والے اسے تنگ
کچھ نہیں لکھنی سے مطلب کچھ نہیں پڑنے سے کام انکو بدنامی کے جھنڈے پر فقط چڑھنے سے کام	

کم ازل سے عقل کی مقدار ہے انکے لئے کتے ہیں تہذیب جسکو عار ہے انکے لئے	خود بیک ہوں علم لیکن بار ہے انکے لئے آدمیت ہر طرح دشوار ہے ان کے لئے
	بیچو اسی ہوتی ہے پیدا انہیں کے دلیں مین آتی ہی وحشت جہنم دلیک انہیں کے کہیں مین
فتنے ہیں دہونی راتے در پہ لیکن کیا خبر چمائیں دلت کی گمائیں گھر پہ لیکن کیا خبر	شامتین منڈ لارہی مین سر پہ لیکن کیا خبر پر گیا آفت کا ڈاکا ز پہ لیکن کیا خبر
	جہل اگر جاتا نہیں اچانہ جائے غم نہیں ہوش اگر آتا نہیں اچانہ آئے غم نہیں
بے خبر ہیں کچھ زمانے کی خب گویا نہیں اہل زر ہیں اور پہر ہی اہل زر گویا نہیں	بے ہنر رہتے ہیں کار آمد ہنر گویا نہیں ہیں بشر لیکن جالت سے بشر گویا نہیں
	کام کرنے کو پڑے ہیں کام کی گمائیں کمان نام کہنے کو پڑے ہیں نام کی باتیں کمان
جاتے ہیں یورپ کو جو تعلیم پانیکے لئے جو گئے وہ لیگے انکھیں چرا نے کے لئے	بختے ہیں تصویر عبت کی زمانے کے لئے صبر صدقے کے لئے دل ناز اٹھانیکے لئے
	دل کسی ناگزیر کلائی کی لچک نے لے لیا بچ گیا اُس سے تو گالوں کی چکانے لے لیا
جو کمر لچکی اچک کر دل کو جھٹکا دے گئی	ان بچیں پرجنبش سر دل کو جھٹکا دے گئی

اہل گئی گردن شکر دل کو جھٹکا دے گئی	اکھل گئی جید مغیر دل کو جھٹکا دے گئی
چلبلا پایا جسے اُس تازنین کے ہور ہے	پہنس گئے گھونگھر میں زلف عنبرین کے ہور ہے
آنکھ قہر اسپر ادا بانگی نظر کی اور قہر	چال آفت اسپر چہر حبش کمر کی اور قہر
بال سامان بلا سپر مانگ سر کی اور قہر	پیٹھ کی چبٹ اوسپہ چوٹی ہاتھ ہر کی اور قہر
بجلیان ظالم ادائین آدمی کی جہان کو	پتلیان کافر بلائین دین کو ایمان کو
یہ ادھر طالب کسی شئی کی ہے وہ خواہان ادھر	ہاتھ ادھر اک شوخ کے پنجی میں ہی دامن ادھر
قول ادھر وعدہ ادھر ہی عہد ادھر پیمان ادھر	منہ ادھر توہان ادھر ہی منہ ادھر توہان ادھر
ایک اٹھلاتی ہے کہنتی ہے مرے گھر کو چلو	دوسری کہنتی ہے اوپارے تہنٹیر کو چلو
رنگلائے آنکھڑیوں کی خوشنما کی پرہت	کہا ئے رخساروں پہ گل ریجے کلائی پرہت
پہاگ کیلے باپ دادا کی کسائی پرہت	اکھو کے ایمان آئے غلے میں خدائی پرہت
پی جوئی لبین کی سیدی راہ سے منہ پھر گیا	باپ مان کا ذکر کیا اللہ سے منہ پھر گیا
حکمت اب دھوکے کی ٹٹھی سے کرائیکے لئے	موت اس گھونگھڑ میں آتی ہے بلائیکے لئے
ہین حکیم اہل مرض کی جان کھانے کے لئے	اور زبان انکی کلیجا چاٹ جائیکے لئے

ہاتھ ادھر سے نبض پر توجیب پرائے کہیں ادھر لب ادھر باتوں میں ہیں جو یا سے زرا نکہیں ادھر	
تجربہ تقلید کی حد میں سمٹ کر رہ گیا رشتہ آگے کی ترقی کا جو ٹکڑہ کر رہ گیا	علم جو دریا تھا اک چشمہ وہ گھٹ کر رہ گیا دفتر طرہ ز عمل بالکل پلٹ کر رہ گیا
وحی سمجھے ہیں اطباء شیخ کے ارشاد کو کیا تنقید کر دیا تانوں نے یکا دو	
پوچھتے کیسٹری کو تو خبہ کچھ ہی نہیں ہیں تو انکھیں علم پر لیکن نظر کچھ ہی نہیں	سرجری گو جزو حکمت ہے مگر کچھ ہی نہیں تجربہ حکمت کا قصہ مختصر کچھ ہی نہیں
رگ نہ جانیں یہ نہ پٹھا مدعی حکمت کی ہیں ہم تو قائل چشم بدور ایسی اٹھت کی ہیں	
انہیں ساحل پر ہوا کا بار کیا جانے کوئی حال سیر کو کب سیر کیا جانے کوئی	جزر و مدجہر کے آثار کیا جانے کوئی رفعت خورشید کی مقدار کیا جانے کوئی
دہر کے علم حوادث پر نظم انکو نہیں رنگ کتنے ہیں دہنک میں کچھ خبر انکو نہیں	
سرد کیون ہی برف جم جاتی ہے کیونکر کیا خبر تیز اور دہمی ہوا آتی ہے کیونکر کیا خبر	اٹھتی ہے کیونکر گھٹا چماتی ہے کیونکر کیا خبر روشنی دنیا کو چمکاتی ہے کیونکر کیا خبر
چاند کیا ہے برق کیوں سے ضو فلک کیا چیز ہے	

آسمان کیا ہی زمین کیا ہے گمن کیا چیز ہے	
اس سی کیا حکمت کو مطلب کیوں ہئی کیوں آتے	چاند سورج کی چمک بالکس یا بالذات ہے
رات دن گھنٹی نہیں اور بڑھتے ہیں یہ کیا بات ہے	کیوں ہی جاڑا کیوں ہی گرمی اور کیوں برسات ہے
ہے کہاں علم نباتات اب ہماری قوم میں کون اڈنسن ہے مسلمانوں کی ساری قوم میں	
ایشیائی شاعر ہی انسان کو اک روگ ہے	مفت میں دل کو جگر کو جان کو اک روگ ہے
دین کو پھر غیر دین کی شان کو اک روگ ہے	کچھ کو اک روگ ہے ایمان کو اک روگ ہے
عقل سے جو ہٹکے کو سون جا پڑا شاعر بنا جو بڑا جھوٹا بنا گویا بڑا شاعر بنا	
توبہ تو بہ بن گئے مرتد مسلمان پھر ہی ہیں	پھر گئے اسلام سی دیندار مان مان پھر ہی ہیں
جو ٹوٹی قمیص کھاتے ہیں پابند ایمان پھر ہی ہیں	کہتے ہیں چہرے کو قرآن اہل قرآن یہ ہی ہیں
شیخ پر آفت ہے طواغیت ہی ان سے بچ سکتی نہیں یہ نہ پی لینے تو پھر ساقی کو پچ سکتی نہیں	
زلف کو ناگن جو یہ کہتے ہیں ناگن ہی تو ہے	گو نہ ہیں روشن مگر رخ مہر روشن ہی تو ہے
گر چہ قد چھوٹا ہے لیکن سروگشت ہی تو ہے	آٹھ انگلی کی زبان اک برگ سون ہی تو ہے
یار جو ٹھاپا یار جو ٹھٹھا وصل کی باتیں غلط	
۱۰ فرانس کا ایک مشہور عالم نباتات۔	

عشق کا آزار جو ٹھا، جس کی رائیں غلط	
او متقدر پہلے یوں کب تمہا غضب کب تھا ستم	اب تو ہر دم ہر گھڑی دونا غضب دونا ستم
اٹ رتی سمت کی بڑی یہ کیا غضب یہ کیا ستم	سب ہین اچھے ہم بڑے ایسا غضب ایسا ستم
قوم گھر گھر پہ بڑے نام کو تو سیر ہے صبح کا بھولا جو آئے شام کو تو خیر ہے	
ہمت اور دل ہو تو تحصیل ہنر مشکل نہیں	ہاں یہ مشکل ہے کہ اب ہمت نہیں ہے دل نہیں
چیز حاصل کر نیکی دولت ہے گو حاصل نہیں	تم ہو قابل ہو نیکیے قابل مگر قابل نہیں
فکر عزت کی نہ تو تو ذکر چھڑا رہا ہے ذکر اگر آسان ہے تو فکر کیوں دشوار ہے	
جہاں کیوں مرغوب ہے معیوب ہو پس شر ہے یہ	علم کیوں معیوب ہے مرغوب ہو جو ہر ہے یہ
زہد میں مطلوب کیوں محبوب ہو زیور ہے یہ	فن نہیں محبوب کیوں مطلوب ہو بہتر ہے یہ
دوڑ کر کیا آئے اوج انسان اگر خواہاں نہ ہو ہاں یہ مشکل ہے کہ ہو خواہاں مگر انسان نہ ہو	
علم ساتھ آنکھوں کے دنیا میں ہر محنت تن کی تھ	یہ نہیں تو زکوٰۃ الفت خاک ہو دامن کی ساتھ
چاہیے انسان کو اس طرح چلنا فن کے ساتھ	جس طرح دھاگہ زانی میں چلے سوزن کے ساتھ
پڑ کیے فاضل کوئی ہو تو لکھکے ہوشی کوئی کوئی بی اے کوئی ایم اے ہو تو ال ڈی کوئی	



<p>جو بشر ہو وہ محقق جو جگہ ہو طوس ۵۲  کوئی ملین کوئی سون کوئی جالینوس ۵۵</p>	<p>یا آئی ہر مسلمان علم سے مانوس ہو  کوئی ہو بقرطاس ہم دین کوئی بطلیموس ۵۴</p>
<p>بنکے چاسر اور لٹن ۵۹ تکلیف مسلمان سیکڑن  ابن صانع سیکڑن ہوں اردو زبان سیکڑن</p>	
<p>کوئی سنجان ہو کوئی سعدی ہو تو ہو مکر کوئی ۵۴  کوئی زینکو کوئی سافرٹس ہو تو سیکر کوئی ۵۵</p>	<p>ہو غزالی کوئی رازی کوئی تو ہو تر کوئی ۵۴  کوئی اقلیدس کوئی سقراط ہو کوپر کوئی ۵۵</p>
<p>۵۴ خواجہ نصیر الدین محقق طوس ۵۴ طوس مشہد کا قدیم نام ۵۳ بقرطاس یونان کا حکیم ۵۴ بطلیموس یونان کا  حکیم ۵۴ ملین یورپ کا مشہور شاعر ۵۴ سون افلاطون کا نانا یونان کا حکیم ۵۴ جالینوس یونان کا حکیم ۵۴ چاسر  یورپ کا بہت مشہور شاعر ۵۴ لارڈ لٹن انگلینڈ کا مشہور ناولٹ ۵۴ ابن صانع علامہ ابو بکر محمد بن  یحییٰ ابن ماجہ الاندلسی ملقب بہ ابن صانع - حافظ - حکیم وقت - موسیقی دین کامل جس نے باختلاف  روایات ۵۲۳ھ یا ۵۳۳ھ میں انتقال کیا ۵۴ امام ابو حامد محمد الغزالی ۵۴ امام ابو بکر رازی جبکہ  انتقال ۵۲۳ھ میں اور امام فخر الدین رازی جن کا انتقال ۵۲۴ھ میں ہوا ۵۳۳ھ میں جرمی کارشہر ۵۴  نہرب کا جلیل القدر پیشوا ۵۴ عرب کا مشہور فصیح شاعر جو زمانہ نبوت میں تھا ۵۴ شیخ  مصلح الدین سعدی شیرازی ۵۴ جو مر یونان کا مشہور شاعر ۵۴ اقلیدس یونان کا حکیم  جس کے نام سے کتاب اقلیدس مشہور ہے ۵۴ سقراط یونان کا مشہور حکیم ۵۴ کوپر یورپ کا  بے مثل ناثر ۵۴ زینون طالوٹاغورس یونان کا حکیم ۵۴ سافرٹس یونان کا حکیم ارستو کا شاگرد</p>	
<p>۵۲۲ ٹیلر جرمی کا سحر بیان و اعظا ۱۲ منہ</p>	

	چند فیثاغورس اپنے وقت کے لیکن ہون چند چند اگر با بختی ہم میں ہون تو نیوٹن ہون چند	
یا الہی عقل کا دریا ہو جباری قوم میں سیدویدہ اور اصمعی کچھ ہون ہماری قوم میں	علم و فہم ہو حقیقہ سبیلے ساری قوم میں کچھ ہون فرا کچھ خلیل اور کچھ بخاری قوم میں	
	ابن موسیٰ کی طرح استاد فن بھی ہون بہت واقدی بھی ہون کسائی بھی حسن بھی ہون بہت	
یا آئی ہون مجسم فکر عالی ہم میں چند ہون بہر صورت مثال ہمیشہ ہم میں چند	چند فیضی چند صاحب ہون زلالی ہم میں چند شوق سی ہون بانی نازک خیالی ہم میں چند	
	چند مثل سید محمود دانشمند ہون آکر میل ڈاکٹر سر سید ایسے چند ہون	
<p>۱۵ فیثاغورس یونان کا مشہور حکیم چوتھہ سائوس میں رہتا تھا ۱۵ لیکن یورپ کا مشہور شاعر ۱۵ با بختی ہندوستان کا حکیم علم جگ کا موجد ۱۵ نیوٹن یورپ کا مشہور فلاسوف ۱۵ امام اعظم ابو حنیفہ کوئی امام فقہ ۱۵ سیدویدہ امام نحو ۱۵ اصمعی نحو اور ادب کا امام وقت ۱۵ فرا صاحب کتاب الحدود امام نحو ۱۵ خلیل بصری امام لغات عرب ۱۵ بخاری امام حدیث ۱۵ محمد بن موسیٰ جبر و مقابلہ بین کمال جسکی کتاب کا ترجمہ ڈاکٹر زورن نے ۱۵ علامہ ابن ہرہام لندن کیا ۱۵ واقدی امام سیر ۱۵ کسائی امام نحو ۱۵ حسن بصری امام تفسیر حسن بن زیاد لاہوری ہارون کے زمانے کا اہل کمال جس نے علامہ ابن ہرہام سے انتقال کیا۔ حسن بن شاکر۔ بہت اور موسیقی وغیرہ میں کمال وقت ان سبہوں سے مراد ہے۔</p>		
<p>۲۵۹۸ ۷۳۹۹</p>		



